بعون اللہ تعالیٰ

اسرار قادری

مولفہ

جناب فیضمآب حضرت باہو ولد بایزید سروری
قادری عرف آوان ساکن قلعہ شور

۱۳۲۶ھ

مفید عام پریس شہر سیالکوٹ میں

باہتمام
منشی رحیم بخش ایڈیٹر انوار الاسلام سیالکوٹ
کے چھپا ہے

رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

نہایت افسوس کی بات ہی کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کیطرف سے
کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں انبیا کے سردار حضرت
محمد رسول اللہ کی نسبت اسقدر بد زبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ ایک
غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہی اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہی ان رسالوں
میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھ پڑھکر اسلام سے
مشکک اور مرتد ہو جاتے ہیں اور ہندوستان میں کروڑہا مسلمان موجود
ہیں لیکن افسوس ہی کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں
چھپتا۔ جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ
کے گڑھے سے بچائے اور انکا حوصلہ بڑھائی کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے
مشن کا بہت سارو پیہ صرف اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے
کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ
دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے ہر روز
جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شایع
کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے کیا
اسکے لئے مسلمانوں کو اتنی غیرت بھی نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے
اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں
وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین
کے تمام اعتراض کے مفصل جواب دیئے جاتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہی کہ اس
رسالہ کو ضرور منگائے حجم ۳۲ صفحہ پندرہ روزہ قیمت نہایت کم صرف [illegible]

درخواست

بنام [illegible] ایڈیٹر و پروپرائیٹر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

اسرار قادری

مؤلفہ

جناب فیضمآب حضرت باہو ولد بازید
سروری قادری عرف آوان ساکن
قلعہ شور

مفید عام پریس سیالکوٹ میں

باہتمام منشی رحیم بخش ایڈیٹر انوار الاسلام سیالکوٹ کے چھپا

قیمت فی جلد ۶ ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ مقدس اسم اور با اثر اوسکی بزرگی جو ایک مخلوق کا وہ
خالق اور ہژدہ ہزار عالم مثل جن و انس و حوش طیور اُن کا رازق
بحکم وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَهُوَ يَرْزُقُ لِمَنْ
يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور درود نامحدود اوس سید سادات محمد محمو و
سلطان منصور موعود مقام محمود قاب قوسین جو اسرار اونکا منتہی ہے۔ اوس کا
مقام اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اوس کا انعام ذات متبرک
خاتم النبین والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واہل بیتہ اجمعین پر بعدہٗ
مصنف بندہ درگاہ طالب با مطلوب و مرید لا یرید باھو ولد بایزید غلام
سروری قادری عرف آوان ساکن قلعہ شور کہتا ہے۔ کہ اس کتاب کا نام
اسرار قادری اور خطاب جامع الجمعیۃ ہے۔ اس سے کسی قدر کلمات
معرفت الا اللہ ذات مجلس حضوری سرور کائنات پیغام تمام
والہام مالا کلام اور جاننا علم رسوم اور علم لدنی حیی قیوم کا ہر
ایک طالب مولی روشن دل کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَ عِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ
کہ علم دو قسم ہے علم معاملہ و علم مکاشفہ کیونکہ علم کسوٹی
کی طرح نیکی اور بدی و جودی سے تحقیق ہوتی ہے بنا بریں

فرمایا۔ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ
کہ انسان حیوان سے علم کی عزت سے ممتاز ہے۔ ظاہری علم عبادت
باسعادت ہے اور باطنی علم باداوات جو الہام ہے۔ اور الہام میں
عارف باللہ کو دروازہ معرفت کھلتا ہے جس سے خُذْ مَا
صَفَا دَعْ مَا کَدُرَ وہ کون سی سلک ہے جو بے ریاضت اور بے
رنج تنج اور محنت بے مشقت و مشاہدہ سوا مجاہدہ کے اور طلب
سوا طاعت کے سالہا سال کی ریاضت سے مقصود حاصل نہ ہو۔
اور اس سے ایک ساعت میں کل وجز ایک نقطہ میں جمع ہوجاویں
اور اسی لفظ سے کونین کی سیر کرے۔ وہ عارف باللہ کی نظر
جو اسم اللہ کے تصور سے تلوار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ تلاوت قرآن مجید سے نفس کو تہ تیغ کر ڈالے۔ اور دارینی
معاینہ کرے۔ ایک ناخن پر اس کو لکھنے پڑھنے کی کچھ ضرورت
نہیں۔ لیکن یہ مشکل کشائی کہ یکبارگی خدائی معرفت حاصل
ہوجاوے۔ بجز باطن صفا وحضوری حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے نہیں
ہوسکتی۔ اور ایسی ہی صاحب حاضرات اسم اللہ ذات کا جس کو عزت
ہوے طرفۃ العین میں طالب کو مطلوب ولی تک پہنچاتا ہے۔ انسان میں
سات قفل ہیں۔ قفل لسان۔ قفل قلب۔ قفل روح۔ قفل سر۔ قفل خفی
قفل جلی۔ وقفل توفیق آلہی کہ اسے اسرار انوار الہدایت کہتے ہیں۔
اسی طرح سات قفل طبقہ زمین کے ہیں۔ اور اسیقدر آسمان کے اور
ایسی ہی کرسی اور عرش کیلئے اور قفل لوح محفوظ اور نیز قفل ازل و
مقام ابد وقفل دنیا وقفل عقبی۔ اور قفل معرفت توحید آلہی کی۔ اور قفل

مقام تجرید و تفرید کے اور مقام ناسوت و قفل بمقام ملکوت و قفل مقام جبروت
و قفل مقام لاہوت اور قفل لامکانی لا الہ اور قفل دوامی مجلس
حضوری محمد رسول اللہ صلعم یہ اکتالیس قفل ہیں - جو بندہ اور خداوند کریم
کے درمیان حائل اور حجاب ہیں - پس مرشد کامل وہ ہے - کہ ایک دم
اور ایک ہی قدم میں کلید اسم اللہ ذات و کلمہ طیبہ لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ سے جو نص قرآن وحدیث سے
ثابت ہے - تمام قفل کو کھولدے - اور ایک دفعہ بمنظور حضوری
محمد رسول اللہ صلعم بمد اللہ کے کرادے ورنہ وہ مرشد
خام ہے جسکو تلقین حرام ہے - کیونکہ سیماب جب کشتہ نہو وہ کیمیا کی لائق نہیں ہوتا
اسی طرح جب تک استاد کامل عارف باللہ صاحب طلسمات راہ
طلسمات خزانہ اور معما اسم اللہ کا کھولکر خزانہ بخشے کچھ نہیں ہوسکتا
پس اللہ بس باقی ہوس مرشد کامل و ناقص فی المراتب حاضرات و
اسم اللہ کی کلید سے ہوتا ہے - عارفوں کو وہ کلید کافی ہے -
اور احمق ہوس میں ہے - جس نے کونینی مطالب اس سے حاصل
نکئے جاہل مجہول بے عمل ہے - اور با معرفت اللہ سے بے خبر ہے -
سوائے اسیر کے سوال وہ ہے جان کا وبال ہے

با ہوصرو مرشد بر و پیر بر مقام   ناصرو مرشد عاجز است ناموس نام

یہہ یاد رکھو مراتب دو قسم پہ ہوتے ہیں - جو اسم اللہ سے وجود میں
پیدا ہوتے ہیں - ایک مرتبہ توحید و معرفت جس کا ابتدا و انتہا شناسائی
اللہ فنا فی اللہ ہے یہ مرتبہ عارف محض فقیر با خدا کا ہے - دوسرا
اوسکا ابتدا و انتہا محض آواز ہوا ہے - اور مرتبہ درویشی جو دن رات

لوح محفوظ کا مطالع نیک و بد کرتا ہے۔ وہ بالا ہے۔ اور فقیر ان مراتب کو کمینہ اور کمتر نجومیوں کا مرتبہ جانتا ہے۔ کہ وہ آشنا لوح کا ہوا نہ متفق خدا یگانہ کا۔ بعضے ایسے ہی ہیں۔ جو مغرب و مشرق جتنی ہانڈیوں میں نمک ڈالا جاتا ہے۔ سب معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ مراتب اوتاد اور ابدالوں کے ہیں۔ فقیر اس مرتبہ کو بھی خیال میں نہیں لاتے کہ یہ تو سیر زمین ہے۔ نہ مراتب وحدانیت معرفت عین الیقین کا ہے۔ هفتاد منزل فوق العرش قطبیت کا درجہ ہے۔ اور هفتاد منزل فوق القطبیت غوثیت کا مرتبہ ہے۔ یہ مراتب کشف و کرامات کے بجز غرق ذات سے ہیں۔ فقیر تو اس کمینہ مرتبہ پر بھی نظر نہیں ڈالتا کیونکہ ہوا میں برباد ہیں۔ اور طالب طلب مرید میں شاد ہے۔ چنانچہ **حدیث قدسی عَبْدِیْ تَنَعَّمْ لِیْ وَاَنِسْ وَ اِنِّیْ خَیْرُکَ مِّنْ کُلِّ مَاسِوَی اللّٰہ** کہ اے بندہ میرے ساتھ خوش رہو۔ اور میرے ساتھ ہی انیس بن کہ میں ماسوے اللہ سے تیرے لیے افضل ہوں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ فقیر اہل خدا ہیں۔ اور اہل مراتب اہل ہوا۔ پس اہل خدا اور اہل ہوا کی ہمنشینی کبھی درست نہیں ہوتی پس سلک سلوک حاضری خدا لایزال ہے۔ جس میں وجود دور ہو جاتے ہیں۔ اور عین العین چہرہ نمائی کرتا ہے۔ اب وہ مقام جس کا ابتدا و انتہا تمام مخلوقات پوشیدہ و ظاہر موجود ہے وہ اسم اللہ سے ذاتی کی طی میں ہے۔ اور اسم اللہ ذاتی قلب کی طی میں ہے۔ اور قلب سر کی طی میں ہے۔ اور سر روح کی طی میں ہے۔ اور روح اسرار کی طی میں ہے۔ اور اسرار خفی کی طی

میں ہے۔ اور خفی جلی کی طی میں ہے۔ اور ہویدا سویدا کی طی میں ہے۔ جب یہ مجموعۂ روشن ضمیر میں داخل ہوجاویں۔ اوس پر تمام علوم منکشوف ہوجاتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ اس کو ہفت قادری علم معرفت اور عالم فیض بخش کہتے ہیں۔ عالم اللسان و عالم علم القلب وعالم الارواح وعالم السر وعالم الاسرار وعالم الخفی وعالم النور الہدایت و عالم تمام تحصیل اور عارف خداوند ہر ایک علم سے چودہ ال علم نکلتا ہے اور ہر ایک ان چوداں علموں سے اکیس ہزار علم نکلتا ہے جو کوئی ان تمام علموں کو تحصیل کرے۔ اوس کو عارف و حکیم کہتے ہیں۔ اوس کے نزدیک عام و خاص جاہل ہیں کہ یہ علم خاص الخاص حکیم کا ہے۔ جو قلب سلیم تحقیق تسلیم کیا ہے اور پھر وہ بات نہیں کرتا۔ کیونکہ لَا تُکَلِّمُوا کَلَامَ الْحِکْمَۃِ عِنْدَ الْجُہَّالِ اور پھر مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ کہ جو خداوند کو پہونچ گیا۔ اوس کی زبان بند ہوگئی وہ مرشد جو یکقدم اور یکدم بمقام ابتدائی یا انتہائی وجود یہ حاضرات اسم ذاتی اللہ سے نہ کھولے اوسکو مرشد کہنا نہ چاہئے۔ کہ وہ محروم قال ہے۔ بےخبر معرفت وصال سے اللہ بس باقی ہوس جس نے پایا اوس نے علم کیا پایا اور جسنے شناخت کی اوس سے علم سے شناخت کی چنانچہ

مصرعہ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت سا العلم وانستن اب کیا جانے اور شناخت کرے۔ اور کیا پائے پہلے لسانی علم ہے۔ کہ عین الیقین سے اقرار کرے چنانچہ قولہ تعالیٰ اِقْرَاْ بِاسْمِ

رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ الخ کہ اس رب کے نام پڑھو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش علق سے جس نے قلم کو علم دیا۔ اور انسان کو نامعلوم ہونے سے معلوم کر دیا اور دوسرا قلبی علم حسب قلب زبان کھولتا ہے۔ تو پھر یہ زبانی نطقی مرجاتی ہے۔ جس کی شان یہ ہے۔ **قولہ تعالیٰ** مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کہ ہمارا پیارا تو اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ خدائی زبان سے آواز کرتا ہے چنانچہ آپ نے اس حالت میں فرمایا مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا کہ جو چپکا رہا اُس نے نجات پائی جسکو الٰہی قرب ہے۔ وہ متوجہ دل لگا ہی ہے۔ چنانچہ مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جو شخص خدا کے پاس لایا دل سلامت۔ اور یہ رستہ ہے صراط المستقیم اُس راہ سے دیدہ دل کی کہول بعینہ حقیقی معشوق کا حق الیقین تک پہونچا چنانچہ **قولہ تعالیٰ** اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اپنے جانوں سے حقیقی مطلوب کا مشاہدہ کرو ذاتی اسم کے دوامی تصور سے ہزاراں ہزار تجلیات میں جہ ہوتی ہیں۔ اور روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ بے محابانہ خدائی حضور اور بے حجاب روشنی معرفت الٰہی اظہر من الشمس عین العین اس مقام میں کشف غیب سے میسر ہوتی ہے۔ بموجب آیۃ کریمہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کہ آدم کو ہم نے سب نام تعلیم کر دیئے ہیں۔ خالق کے ساتھ انس و قرار اور مخلوق سے گریختن و فرار بمصداق اس آیت کریمہ کے اعتبار کر وَفَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ کہ سب مخلوق سے دامن چھوڑ کر خداوند کی طرف دوڑو چنانچہ **حدیث شریف** میں آیا ہے اَلدُّنْیَا

قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامُ الْاِنْسَانُ هَدَفٌ وَرَامَاهُ رَبٌّ فَاَيْنَ الْمَفَرُّ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ حَتّٰی یَنْجِی النَّاسُ کہ دنیا کمان اور حوادثات تیر انسان نشانہ چلانے والا خدا اب کہاں ہو جا پناہ بس بھاگو خدا کی طرف تاکہ نجات پالو۔ اور پھر فرمایا۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ جس نے مولا کا عرفان کرلیا۔ وہ مخلوق سے لذت نہیں پکڑتا۔ اور شاہ محی الدین عبدالقادرؒ فرماتے ہیں۔ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ اَلْمُنْوَا حِشُ مِنَ اللّٰہِ خدا کا مونس مخلوق سے متنفر ہوتا ہے۔ اسم ذاتی اللہ کی حاضرات سے سات طریق لکھتے ہیں۔ طریق علم تفسیر آیات مجموعہ طریق علم تفسیر آیات وعدہ طریق علم تفسیر آیات وعید طریق علم آیات قصص انبیا طریق علم تفسیر آیات امر بالمعروف طریق علم تفسیر نہی عن المنکر طریق علم تفسیر و آیات منسوخ طریق علم تفسیر آیات ناسخ یہہ تمام آیات ختم قرآن شریف موقف الرحمان مخالف شیطان کے علم ہیں۔ جو کوئی ان میں ایک آیت پر بھی محقق ہوگیا۔ وہ گنج دنیا والآخرۃ پا لینا سے بے احتیاج اور بے پرواہ ہوگیا۔ اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ چنانچہ علم گنج کیمیا و اکسیر و علم گنج دعوت تکسیر و علم گنج تفسیر کہ جس کی دستیابی سے اسم اعظم کا قادری ہو کر روشن ضمیر ہو جاتا ہے سو علم گنج بتاثیر علم گنج بہرا نہوا امور حاکم و امیر مرشد کامل پہلے دن ہی اسم ذاتی اللہ سے طالب اللہ کو شش دیکر ان پنج گنجوں کا فرمانبروا بنا دیتا ہے۔ اس لئے صاحب نظر مستقی۔ ازلی اور اوس کے مرتبہ و احوال خاص و عام کو

معلوم کرے چنانچہ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ - ہدایت کرنے والا متقیوں کو جو غیب کو مانتے ہیں۔ پھر طالب اللہ کو تلقین ذکر فکر اور تعلیم علم فیض جو ازلی دن میں اس کو ملنا ہے کرے ۔ حدیث آیت زال لشنوی۔ مرد عارف آن بود حاضر بی۔ اے عزیز و رجعیت نفس اور معصیت نفس سے خبردار ہو کیونکہ عالم کی رجعت و آفت طمع ہے۔ اور فقیر کی آفت اور رجعت مخلوق کی رجوعات ہے۔ کیونکہ ارادت بادشاہ و امرا و وزرا پیدا کرتی ہے۔ حرص و ہوا سے۔ اور دور رکھتی ہے قرب خدا۔ اور دنیا دار کی رجعت و آفت بخل ہے۔ اب بیان توجہ مرشد کا طالب سے ہوتا ہے۔ یاد رکھو توجہ تین قسم پر ہوتی ہے۔ توجہ ذکر و فکر۔ توجہ مذکور توجہ حضور۔ توجہ ذکر و فکر تو عوام کے لئے ہے۔ جس سے موکلوں اور فرشتوں سے پیغامبری ہوتی ہے۔ اور توجہ مذکور وہ خدائی شہر سے قریب اور الہام کے نزدیک لیجاتی ہے۔ لیکن یہ بھی تمام پردہ بن جاتی ہے اور توجہ حضور مثل صورت نور ہزاراں ہزار جواب با صواب لائق اور لیجاتی ہے۔ پس بغیر توجہ مرشد کامل کے اگر طالب تمام عمر ریاضت سے بال کے موافق اور بسیاری عبادت سے کوژپشت ہو جاوے تو وہ کچھ بھی مفید نہ پڑے گی۔ جب تک مرشد کامل کی توجہ نہ ہو بسیاری ریاضت سے مرشد کی یکبارگی توجہ زیادہ موثر ہو سکتی ہے۔ پس توجہ حضور بتصور اسم ذاتی اللہ حاصل ہوتی ہے۔ بنابریں جو توجہ ذاتی ہو گی۔ اس میں تصرف کی توفیق معرفت توحید ذات الٰہی سے ہو گی۔ کیونکہ اصل پر اور وصل اصل

پھر پس وصل و اصل جب ایک ہوجاویں گے تو وہاں لطف یک ذاتی حاصل آوے گا۔ چنانچہ عارف باخدا و خدا یا عارف ہوجاویگا پس اسکو حضور الحق کہتے ہیں۔ کہ حقیقت میں محقق اور معرفت میں موفق ہے۔ اور ذکر قلبی اوس کا قلزمی جوش سے لہریں مارتا ہے۔ ایسے تصرف کو بھلا مردہ دل زندیق جو نفس کی قیدی ہو رہی ہیں۔ اور باطنی حال سے بے خبر ہیں۔ کیا جانے تو باطنی توجہ وہ ہوتی ہے۔ کہ تمام ہشردہ ہزار عالم کو طے کرے اور طالبوں کے لئے بھی طے کا رستہ کھولے۔ اور سب عالم دکھاوے اس توجہ کو موجہات کہتے ہیں کہ جس کی ہر شش جہات قیدی ہو رہے ہیں۔ توجہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ توجہ تو ترک نفس فرحت روح بقا باللہ میں غرق مطالعہ لوح محفوظ ادس کی قلبی ورقوں کی سطروں کا ایک حرف ہے۔ اس سے عوام الناس ممتاز ہے۔ ایسی توجہ کو فیض بخش عوام کہتے ہیں۔ مصنف کہتا ہے کہ قاعدہ کے سوا کوئی طالب متوجہ نہیں ہو سکتا۔ مرشد کا اختیار ہے کہ توجہ باطنی سے ہر ایک مقام طے کراوے۔ پہلے طالب کی تصوری صورت اپنے تصور و تصرف میں رکھے۔ جب نفی لا الہ کہے تو صورت نفسی تصوری طالب کی فناہ کرے جب وہ صورت فناہ ہوگئی۔ بعدہٗ تصوری صورت طالب کی اپنے تصرف میں لاکر اثبات الا اللہ میں لیجاکر طالب کا روح و قلب زندہ کردے کہ باطنی حواس خمسہ کا پردہ کھلجاوے اور اوصاف ضمیمہ محو جاویں۔ اور طالب سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے اور معرفت اللہ میں ہمیشگی کریں۔ بعدہ پھر صورت طالب کی توجہ سے تصرف

ہیں لاکر مجلس محمدی میں بیٹھاوے وہاں مشرف کرا کر کوئی منصف دلاوے
تاکہ طالب لا محتاج ہو جاوے کسی سے ابتی احتیاج نہ رہے ۔ لیکن اصل
توجہ تو وہ ہے کہ ایک دم میں ذکر کر کے سو مقام کو جو ہر ایک ادنیٰ مقامات
سے کئی ہزار منزل قطرہ کے سطر کی نفسانی شیطانی بلاؤں سے آباد ہو رہا
ہے ۔ صحیح و سلامت منزل مقصود تک لے جا کر فمن دخلہ کان امنا
کا مصداق بناوے معنے توجہ کے روبرو کے ہیں کہ درمیان میں کوئی پردہ
حائل نہ ہو وجہ بوجہ اور مشاہدہ بمشاہدہ ہو ۔ پھر یہہ توجہ تین قسم پر ہے
توجہ مخنث یعنے دنیاداری دنیا کے حصول کے لئے توجہ مونث یعنی عقبیٰ
جو طالب عقبیٰ حصول عقبیٰ کے لئے توجہ کرے ۔ توجہ مذکر یعنے طالب مولے جو
حصول مولے کے لئے توجہ دلاوے پھر کل کا وہ مالک ہو جاوے پس کل کلید
ہے ۔ پس جو توجہ سے کلید تک نہ پہنچے وہ مقلدوں سے ہے بے خبر
توحید اور مشاہدہ الوہ یا نور حضور یا حضور سے سو بدریائے محبت را چہ آرائی
خطاب ۔ چوں حباب از خود تہی شد گشت آب ۔ جواب مصنف سو
ہر یکے از قطرہ یابند من بدریا یافتم ۔ چوں عین دریا یافتم خود گم بدریا ساختم ۔

شرح مقامات

مقام علم مقام بخشش و مقام عطا و مقام معرفت و مقام فضل و مقام قرب و مقام ذکر و مقام فکر و
مقام فیض و مقام قبض و مقام بسط و مقام توت و مقام توفیق و مقام شوق و ذوق و مقام
ترک و مقام توکل و مقام مجاہدہ و مقام مشاہدہ و مقام غرق و مقام حضور و مقام توحید و مقام
الہام و مقام دلیل و مقام وہم و مقام اوہام و مقام خیال و مقام عمل و مقام شکر و مقام محو
و مقام حال و مقام ماضی و مقام مستقبل و مقام خلق و مقام سکوت و مقام ناسوت و مقام ملکوت
و مقام جبروت و مقام لاہوت و مقام عبرت مقام سود او مقام سویدا و مقام ہو یدا و

مقام قلب و مقام وجد و مقام نور مقام صدق و مقام جوہر الانفاس و مقام کنز بنا اسلام و
مقام طاعت و مقام ولایت و مقام عنایت و مقام غنایت و مقام مراقبہ و مقام محاسبہ و مقام
مکاشفہ و مقام کرامت و مقام باللہ و مقام بقا اللہ و مقام فنا فی محمد و مقام تجلی سرّ مقام
مقام تمثل مقام خفی مقام طلب مقام محبت مقام مدنظر اللہ منظور کہ نظر بر قلب است نہ بر
وجود ایشان کہ اہل کلب است جیفہ طلب است نجس نجاست بعقل شیطانی منصوبہ اہل فراست
مقام استقامت مقام تجرید و مقام تفرید و مقام مفتاح مقام رجاع مقام خوف و مقام تصور و
مقام تصرف تمام مقام کا مجموعہ اور جملہ جمعیتی دفاتر حق فنا فی اللہ مطلق ہے جسکے لئے فرمایا۔
اذا تم الفقر فهو الله کہ جب فقر تمام ہو جاتا ہے تو باقی خدا ہی رہجاتا ہے جو طالب ان
مقاموں کو علیحدہ علیحدہ توجہ سے طے کرے وہ خام ہے اور مرشد نامرد اسلئے کہ تمام کو ایک ہی
تصور میں کیوں نہ یکتا کر دیا۔ ایسے خام کو مرشد کہنا نہ چاہیے۔ جو طالب عاجز راسخ اعتقادی
سے جان دینے کو بھی طیار ہے تو مرشد کامل خدائی معرفت بخشنے میں ہوشیار ہے مرشد ناقص رہزن
شیطان ہے جو اوسکا طالب پریشان و حیران ہے۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ حسد
سے لیکن الحق مر واقع ہے تلخ کا مرتبہ تلخ ہی ہے گو کڑی بھی میٹھی
ہے لیکن وہ مرتبہ شبانہ زمانہ نہیں حاصل کر سکتی جو مرشد ابھی راہ تک رہا ہے اوسکو طالبوں کی
ضرورت ہی اور جو دوامی حضوری ہی اوسکو حصول از ادتمندوں سے کیا دور ہے اللہ بس باقی ہوس سے
غرق راغم نسبت فی اللہ عارول خلق وہم است قالب زیر گل اسم ذات اللہ کی غائبت تصوری
تاثیر ہے اسم اللہ کی طرح تمام قلب و قالب ایک ہو جاوے اور اسم غالب ہو کر تمام جسم
کو اپنے قبضہ تصرف میں کرے کہ نفسانی خصائل اربعہ عناصر کے کثیف خامہ سے کثافت کو
دور لیجاویں اور نیک خوئی اور روحانیت ظاہر ہو جاوے۔ نور تصور اسم ذات
اللہ دلی معرفت مشاہدہ نور محمد سرور کائنات اور نور فنا فی الشیخ یہہ نص قطعی دلائل
سے ثابت ہیں چنانچہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ کہ مولا کو یاد

جب بھول بھی جاؤ - اگر ہر دم خدائی یاد میں گذرے - تو وہ ابدالاباد کی زندگی کا موجب ہے - اور علم نفخت فیہ من روحی میں داخل ہے - کہ اس میں میرا روح ہے - جب سے روح اعظم وجود معظم میں داخل ہو کر اسم ذات اللہ کہنا شروع کیا تا قیامت ہو جاوے گی - ابھی تک وہ ماہیت انتہائی اسم اللہ ذاتی سے واقف نہ ہوا ہوگا - پس ایسے وجود نور کو ہر حال اور ہر قول اور ہر اعمال معرفت قرب وصال میں حاضر رکھے - جب نفس مطمئنہ تزکیہ کر کے نوری و قلبی لباس پہن لیتا ہے - پس قلب نوری روح کا لباس اور روح نوری سر کا لباس اور سر نوری اسرار کا لباس پہن لیتا ہے - اور یہ سب نوری لباس سے ملبس ہو جاتے ہیں - تو اوسوقت وجودی صورت بھی نوری ہو جاتی ہے - اوسوقت کو پھر وہ محض توحید توفیق الٰہی کی کہتے ہیں - اوس فرقہ سے تعجب ہے جبس دم کے مقلد باطن سے بے خبر دم کو بائیں طرف بند کرتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ قلبی مقام ہے - قلب کو کلب بنا کر کہتے ہیں - کہ اس ذکر کا نام ذکر حبس کہتے ہیں - اور یہ حبس مشاہدہ حضوری سے تعلق رکھتا ہے - اس کی شرح تو عبث ہے - پھر حبس کر کے دل کو دائیں طرف لاتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ یہ روحی مقام ہے - اور بے خبر مقام روح سے کیونکہ مقام روحی ذکر روح میں مثل طوفان نوح کی ہے - جس کی کشتی شوقی فوقی عرش سے ہوتی ہے اور سر و ملخی کو ذکر خفی اور ذکر یخفی و قربانی و سلطانی کہتے ہیں - حالانکہ وہ تمام ذکر و ں

سے بے خبر طالب دنیا خناسی وسواس و توہمات اور شیطانی مکائد
پر چھپے ہوئے ہیں۔ اب ذکر کی اقسام بیان ہوتی ہیں۔ ذکر اللہ اسم
ذاتی ذکر اللہ ذکر لہ ذکر ہو سر ہو ذکر ہو الحق ذکر لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یہ سات ذکر ہیں۔ ان
ہر ایک سے ایک لاکھ تئیس ہزار ذکر کھلتا ہے۔ بلکہ ذکر اللہ کا بے حساب
ہے جس کی تحریر و تقریر بے انداز ہے۔ جس کے لئے خداوند کریم
فرماتے ہیں۔ قوله تعالى قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ
رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ کہ اگر تمام دریا سیاہی ہو جاویں
تو خدائی کلمات کی تحریر وہ سب ختم ہو جاویں۔ ان تمام اذکار کا تصور
و تصرف حاضرات اسم ذاتی اللہ سے سروری قادری مرشد کامل
پہلے دن سبق دیتا ہے۔ اور طالب قادری اخلاص سے پڑھتا ہے۔
تو جودی کلی مقامات گنج درجات پوشیدہ نہیں رہتے۔ کوئی
طریقہ ہی قادری کی منتہا و ابتدا کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگرچہ مدت
تک ریاضت کا پتھر سر پر مارے کیونکہ دوسرے طریقہ تو چراغ
کی طرح ہیں کہ جس کو نفسانی ہوا عورت کی خواہش شیطانی آفات
کی ہوا دنیاوی اتیا گل کر دیتے ہیں۔ اور طریقہ قادری چمکتے ہوئے آفتاب
کی مانند ہے۔ اس میں ابد الآبادی خوف کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی
دوسرے طریقے والوں سے کہے کہ چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد۔ اگر گیتی
سراسر باد گیرد۔ مصنف جواب دیتا ہے کہ چراغ را چہ
حاجت آفتابم۔ چراغش را بتابش کشتہ سازم۔ اگر کوئی اہل

طریقوں سے بہ یکے سہ چراغ راہ کہ ایں دو سہ فروزد - ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد
غلام قادری مصنف کی طرف سے جواب ہے۔ مراد او ست ایزد ایں نبوت -
کہ ریشے را نگہدارم نبوت - ہر آنکس را کہ خواہم می نوازم - ہر آنکس را کہ خواہم
جان ببازم - انتہائی درجہ مرید طالب قادری کا الہامی ذکر مذکور سے گذر کر فنافی التوحید ہو جاوے

ذکر را بگذار و بگذر از قلب | تا ترا حاصل شود توحید رب
قادری را ایں مراتب با حضور | قادری خاص است خاص الخاص نور
شد مریدم قادری روز ازل | ایں طریقہ فیض رحمت حق فضل
ہر کہ منکر زیں طریقہ رو سیاہ | رافضی زندیق شد دشمن اسد
باہو قادری را می شناسد با نظر | ہمچو زرگری شناسد سیم و زر

تعجب ہے تو اس احمق سے ہے جو کہتا ہے کہ دین و دنیا کا مجھ پر عطا ہے - یہہ قول جیلہ شیطان سراسر تابع نفس و ہوا کا ہے دین و دنیا تو قادری کا عطا ہے - جس میں قدرت تدبیر ہے - اور دو جہان پر وہ امیر ہے - کہ قولہ تعالی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ - او سکے تصرف میں ہے اور غیبی خزائین او سکے تصرف میں ہو جاتے ہیں سوا تلاش کے بدایت عنایت دوامی حضوری محمد رسول اللہ سے مراتب پاتا ہی بھلا اہل شقاوت ایسے مرتبہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے - **ابیات**

فقر گنج از گنج ہے بے شمار | فقر با اخلاص و صدق و اعتبار
فقر رحمت راز وحدت نور حق | در حکم فقرش بود جملہ خلق
فقر را عاجز مبیں مفلس حقیر | نظر فقرش کیمیا روشن ضمیر
باہو فقر نفس را رسوا کند بہر از گدا | مالک الملکی فقر بہر خدا

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ جانو فقر ف ق ر تین حرف ہیں ف

مراد فاقہ فنا ءالنفس کہ وجود میں ہوا وہوس کچھ نہ رہے۔ ق سے
مراد قالب قلبی معمور پر از نور اللہ حرف ر سے مراد رحمت خدا
کی طرف سے دوسری طرح فا سے مراد فرد فردانیت غرق
مع اللہ فنا فی اللہ ق سے مراد قرب قدرت قوت جمعیت
ر سے مراد راز قلب تسلیمی جو کوئی فقر اس معانی کے لحاظ سے قدم
رکھتا ہے۔ وہ فیض کی روشنی حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو دنیا کی طرف
رجوع کرتا ہے۔ وہ فقر کا بوجھ اوٹھا نہیں سکتا۔ بلکہ اِن حرفوں
سے وہ یہہ مقصود لے کر مراجعت کرتا ہے۔ف سے مراد فضیحت
فتنہ مراتب فرعون حرف ق سے مراد قہر خدا مراتب قارون اور
حرف ر سے مراد رد مراتب راندہ ابلیس خبیث اوّل مرشد کامل
طالب کو تین مراتب عطا کرتا ہے۔ پہلے اشنائی بفقراء جو کرامت
سے اچھی ہے دوسرا استغرق بشوق ولذت خدا روح شاداب
اور نفس فنا تیسرا یگانہ بخدا جو یکتا ہے۔ مخلوق و
دنیا و مافیہا بلکہ طالب مولےٰ تو دنیا سے گندی بو
مردار سے پاتا ہے۔ جو اس کو دنیا اور اہل دنیا سے
بھاگنے کے سوا اور کوئی راہ نظر نہیں آتا۔
بلکہ ہفت اقلیمی بادشاہی اور سلیمانی ملک
کو قبول نہیں کرتا۔ پس معلوم ہوا کہ وہ
فقیر ہے باخدا کامل فقیر ظاہری تو
عوام الناس سے میل وجول رکھتے ہیں۔ لیکن
باطنی طور پر وہ حضور میں ہیں۔ جب فقیر

بات کے لئے لب ہلاتا ہے تو ظاہر میں لوگ خیال کرتے ہیں۔
کہ وہ ہم سے ہمکلام ہے۔ اور باطن میں وہ انبیاء و اولیاء
کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اور دوکلوں کو معلوم ہوتا ہے
کہ ہم سے خطاب کر رہا ہے۔ اور مولا کریم فرماتے ہیں۔
کہ میری جناب میں سرگوشی کرتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ
صلعم فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہماری حضرت میں عرض کرتا ہے۔
جب فقیر کو یہہ مرتبہ اور جسہ ملجاتا ہے۔ تو وہ جسہ نور
روشن آفتاب کی طرح ہر جگہ اور ہر مقام میں ظہور میں
حضور ہے۔ جیساکہ سلطان بایزید صاحب فرماتے ہیں کہ تیس سال
میں خداوند کریم سے ہمکلام رہا۔ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے گفتگو
کر رہا ہے۔ یہ ایسے اعلیٰ مراتب حق تعالیٰ کی کہنہ کن
سے ہیں۔ فقیر کی ہشیاری بغیر غرق فنا فی اللہ کے
غلط ہے۔ ایسی ہی غرق فنا فی اللہ ٹھیک نہیں بغیر
مشاہدہ کے ہشیاری کا جواب باصواب یہ ہے۔ کہ
فقیر کی زبان سیف ہے۔ جو ازلی روز جس میں
جف القلم بما انت لاق لکھا گیا۔ اوس کی لقب سیاہی فقیروں کی
زبان پر رکھی گئی تھی۔ جو کن کے وعدہ سے فقیر بھی
الست چاہتا ہے۔ کہ سیف تیز ہو جاوے۔ جو
ہو رہا ہے۔ جس کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔ پہلے تین دفعہ
کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسم
ذاتی اللہ بفکر مرقوم زبان سے مشق کرے۔

اُس کے الفاظ تیغ برہنہ ہو جاویں گے۔ اگر دشمن بد کے لئے چند دفعہ بھی یا قہار کہے گا۔ تو بے شک اوس پر قہر الٰہی نازل ہوگا۔ اسلئے کہ فرمایا لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ کہ فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے وہ زبان کون سی ہے۔ جو قرآن و حدیث و رحمان کے موافق اور دنیا و نفس امارہ شیطان سے مخالف ہو ایسے فقیروں کے وجود نور ہیں۔ کہ ہمیشہ حضوری مدام بسے منظور ہیں چنانچہ فرمایا خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صُدُورِي وَخُلِقَ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِي وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُورِ اللّٰهِ اور قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ کہ فقرا اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور اس آیت سے ان فقرا کی طرف اشارہ ہے ایسے فقیر لا یحتاج بے نیاز ہے۔

ابد الاباد ی وحدانیت اللہ میں غرق صاحب راز مقدس اور واحوں کے شہباز سے نصیب خران ست از مال من از برائے زر مال خر نخواہم شدے مراز پیر طریقت نصیحت یاد ست۔ کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است۔ دولت بسگان دادہ اند نعمت بخران۔ من امن امانیم تماشا نگران۔

دنیا دار جب قبروں سے نکلیں گے کسی کا مونہہ قبلہ کی طرف نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا نے اون کو قبلہ سے پھیر دیا ہے اور مسکین فقراء روبقبلہ ہوں گے کیونکہ معرفت الٰہی نے

اونکا مونہہ دنیا سے پھیر رہا ہے۔ اور فقرا کا مونہہ شان وشوکت کے ساتھہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اہل دنیا کا مونہہ سیاہ بد صورت کہ نحوست کے نشان اوس پر نمایاں ہوں گے۔ علما تو قیامت کو عملوں کے حساب سے اور اہل دنیا حلال وحرام کے عذاب ہیں اور فقیر عارف باللہ بے حجاب من اللہ اور بے حساب کیونکہ خدائی امان ہیں ہوتا ہے۔ جو نہ رکھتا ہے۔ اور نہ گنتا ہے۔ اور نہ قیامت کے میدان ہیں مونہہ حساب کو دکھاتا ہے۔ جو خداوند کے سوا کسی لالچی حجاب کے عبادت کرتا ہے۔ وہ ویسا ہی بے حجاب بے عذاب بہشت ہیں آئے گا۔ اسلئے فرمایا۔

وَحُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَحُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفِرْعَوْنِ

پس معلوم ہوا کہ روات موجب ہدائیت اور فضیلت موجب طلب اور مرشد موجب وسیلت چنانچہ قولہ تعالی وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کہ اُس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو۔ پس علم وسیلہ نہیں بلکہ علم تو راستہ کی روشنی ہے اور وسیلہ تو مرشد کامل جو نگھبان و بدرقہ بانال موصول کرانے راہ حافظ کا ہے۔ اور رسانندہ معرفت اللہ کا اور واقف کرانیوالا کشف کا جو سات قسم پر ہوتا

ہے۔ اول کشف القلوب دوم کشف القبور سیوم کشف الحضور چہارم کشف المسرور پنجم کشف المذکور ششم کشف حقائق التوحید ہفتم کشف استدراجی شیطانی نفسانی جنونیت جس سے دنیاوی حشم کا خیال کرکے مقہور ہو جاتا ہے۔ کشف حقیقی خاص الخاص قرب خدائی کا اور حضوری رسول آلہی کا حیرت و غیرت گواہ سوز و گداز وجودی سے دن رات آہ آہ کشف جامہ کثیف کثافت کا اور کشف جامہ لطیف لطافت کا ہے

نظر مشاہد معنی چشم دل کروم | حجاب عینک چشم ست مرد بینا را

جواب مصنف ہے

چشم آن باشد کہ بر حق شد نظر | چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ہے

مرشد آں باشد بود قربش الہ | طالبان را باز دارد از گناہ

قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ۔ پس جو دلی نہایت طمع و حرص دنیا فانی سے اور بیہودہ شغلوں میں مردہ دل ہوتا ہے اور معرفت توحید مولا میں وہ رستہ نہیں پا گیا اس کو گو کتنی آیات وحدیث و وعظ نصیحت کیا جاوے وہ ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ جن کے حق میں خداوند کریم ارشاد فرماتے ہیں لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اے محمد تو ہرگز نہیں سنا سکتا مردوں کو اور صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔

کہ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ وہ کیا پھریں گے۔
لیکن فقیر سالک کا انتہا جیب اللہ ہے یعنے اذا تم
الفقر فهو الله اور وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ و
رَبِّ بِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ خَيْرٌ فَقِيْرٌ ختم فقیر کا یہ ہے کہ اسم
ذاتی اللہ کے تصوّر سے تمام وجود نور ہو جاوے۔ اور
سر حضوری مجلس محمدؐ اس مقام میں ہوتا ہے۔ لِي
مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ یہ مراتب فنا فی اللہ کے ہیں۔ عین العین توحید
میں غرق نور اللہ میں نور اور قرب اللہ میں منظور
راز ے

وقت ذکر و رفت فکرو رفت مذکورش حضور
نور بودم نور باشم عافیت شد خاص نور

اسلئے فرمایا اَلنِّهَايَةُ رُجُوْعُ الْبِدَايَةِ کہ انتہا نور محمدیؐ
کا رجوع کر اصل نور اللہ کی طرف هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا
كُنْتُمْ کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو جیسا کہ
خاقانی فرماتے ہیں ے

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی

جواب مصنف ے

باہو بحر غرق فی اللہ شو کہ با خود خود نمی مانی
مے نا محرم بہت آنجا کہ غرقش راز ربانی

دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ جو کوئی نفس کو فنا نہ کرے وہ روح
لقا تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ ہی معرفت لقا محمدؐ رسول اللہ

صلعم کی حضوری کے لائق ہوسکتا ہے ؎

جلوہ تجلی ز بہر مشتاقی رفت فانی جو یافتم باقی

کیونکہ مقام فانی نفس کا ناسوت ہے۔ ربانی متعلق روح تھا ہے۔ مقام لاہوت لامکانی ہے ؎

خوش آنجا کہ چوں خزانہ استخواں باشد

خوش آں دردے کہ از چشمے بد اندیشاں نہاں باشد

یقین سے جان بعض تو ابہی معرفت میں پوری نہیں اور فقیر ہیں۔ اور بعض تمام معرفت کو طے کر چکے ہیں۔ وہ فقیر ہیں ؎

پردہ بود مرا شعلہ اخگرگشتہ * خوش نشنیم سراپردہ خاکستر خویش * لَوْ كَانَ الْجَنَّةُ نَصِيْبُ الْعَاشِقِيْنَ بِدُوْنِ جَمَالِهٖ وَاوَيْلاً وَلَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِهٖ وَاشَوْقًا اول مرتبہ تو فقیری کا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہے جو اسم ذاتی اللہ کے تصور کی برکت سے احوال ومقام عالم آخرت و برزخ حیاتی میں دیکھ لے اور مراتب ممات کو حیاتی ہی میں تحقیقی طور پر طور کرلے اولیاء اللہ کو لایموتوا ہو جاتا ہے۔ اون کی موت وحیات حشر ونشر ایک سا ہو جاتا ہے۔ مثنوی۔

خلق داند زیر خاکش در قبر
بے خلل خلوت قبر یارب جلیس
نیست آنجائے فرشتہ جز بذات
در قبر ذوق ست جلوہ خاص نور

در قبر قرب خدا شد سر بسر
درمیانش کس نگنجد حق انیس
در مماتی یافتن دائم حیات
در قبر از خود فنا با حق حضور

اب اس کی تشریح یوں ہے کہ اولیاء اللہ عارف باللہ کے لئے یہ قالب دنیاوی قبر ہے۔ اور قلب مثل لحد مراتب مع اللہ کے وہم فہم میں نہیں سما سکتا۔ تو وہ تو لاموت و لا یموت ہیں قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ کہ میرے دلدار وہ تمکو کوئی غم و فکر نہیں بیان علم دعوت اور تکسیر مسخر و مقید کرنا موکلان علوی و سفلی اور دوسرے جنول و مخلوق کا اور پہونچنا مقام ذات و صفات اور ترتیب پڑھنے اور زکات دعوت کی اور عامل بننا یہہ سخت مشکل ہے۔ بجز حضوری خدا اور اجازت محمد رسول اللہ کے لایق دعوت نہیں ہوسکتا۔ جو ناقص اور خام متبع ہوا ہے۔ معرفت کا انتہائی درجہ توحید استغراق تصور اسم ذاتی اللہ اور مشاہدہ حضور کا ہے۔ اور دعوت کا انتہائی درجہ ملاقات انبیاء اور اولیاء اللہ کا اور ہر ایک اہل قبور کا۔ یہ اسم ذاتی کے مراتب اور دعوت قبور مدّا للہ سے منظور ہے۔ دعوت کو چہار قوتیں گواہ ہیں۔ اول قوت احتیاج حصار ندارد۔ دوسری قوت ترک کھانے حیوانات کی ند کرے۔ تیسری قوت غرق فی التوحید نور اللہ۔ چوتھی قوت دوام حضوری مجلس محمد رسول اللہ جو اب با صواب پانا الغرض طریق دعوت ضروری تمہوں دینی و دنیاوی

کے لئے رات کو کسی غوث و قطب و شہید یا اور بزرگ کی قبر پر آوے۔ پہلے اللہ اکبر پڑھے تا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ختم کرے۔ تا روحانی قبر کے قید میں آجاویں بعدہ سورہ ملک مودب قبر کے پاس پڑھے۔ روحانی حاضر ہوگا۔ اور الہام یا دلیل یا وہم یا خیال یا آواز یا پیغام یا خبر اوس قبر سے حاصل کرے گا۔ عامل دعوت کامل کو کوئی حصار کی ضرورت نہیں۔ اوسکو حصار ہے غالب ہر روحانی ہمیشہ اُس کے ہر زبان روحانیوں سے ہمکلام اُس کو اذان اللہ سے وعدہ ایک لحظہ کا یکدم کا یا ایک دن رات کا آخر انتہائی درجہ پنج روز کا دیا جاوے گا۔ پس آٹھ پہرا ہووے۔ جب تک اپنی کام بچشم خود نہ دیکھ لی روحانی کو خلاص قید سے نہ کرے۔ اگر روحانی جلالیت سے سخت ہے۔ اُس کو باطنی قوت سے سر پست کرے۔ اور پھر گھوڑے کی طرح قبر پہ سوار ہوجاوے۔ اور جو کچھ قرآن سے جانتا ہے پڑھے۔ یہاں کوئی اعتراض کرے کہ بزرگ کی قبر کا ادب ضروری ہے۔ پس اُس کو جواب دو۔ تنبیہ بہتر ہے۔ یا قرآن۔ جس طرح ہو سکے قوت سے قبر پہ سوار رہے۔ اور قرآن کو پڑھتا رہے۔ اُس سے جو کچھ مخفی فی السموٰت والارض ہوگا۔ وہ ظاہر

ہو جاوے گا۔ یہہ ہفتاد و سالہ ریاضت جس میں عزت و جو کیا گیا ہے سے بہتر ہے کہ ایک رات وہ قبر پر سوار رہے ہو دعوت قبور تین چیز کے لئے ضروری ہو ایک اسلامی بادشاہ کو کفار کے مقابلہ کوئی سخت مہم پیش آجاوے۔ دوسرے رافضی خارجی یا ڈاکوؤں کے لئے۔ تیسرے علماؤں کو جب کافر و منافق امر بالمعروف قبول نہ کریں اور مخلوق کی آبادی اور قحط سالی بارش نہ ہو۔ اب دعوت قبور تین بعض تو عامل ہیں۔ اور بعض بحکم اجازت کامل وہ ہے جو دعوت میں عامل اور حکم میں مکمل اکمل جامع نور الہدے اور دوامی محمد رسول اللہ منظور نظر خدا اور رسول کی مجلس میں صاحب کی توجہ و توحید اور صاحب تصور و تصرف صاحب تجرید و صاحب تقریر و توفیق و طریق و تحقیق بحق رفیق ہے۔ اسکو شمار ستاروں کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ سعد و نحس کی حاجت نہ زکوٰۃ قفل دور بدور بذل کی ضرورت نہ دیوانگی و جنونیت و خوف رجعت کا خیال تھوڑے بہت وظائف تمام وساوس خطرات اسیب وغیرہ دیوانگی کا خوف تو فنا تمام کو ہوتا ہے۔ کامل اہل دعوت تو دو جہان کی کنجیاں اپنے پاس رکھتا ہے۔ ہفت اقلیم اور ساتوں بادشاہوں پر حکم روا ہوتا ہے۔ خواہ کسی کو معزول کرے۔ خواہ کسی بحال خواہ کسی قیامت تک بادشاہ کردے۔ اہل دعوت جب قرآن مجید قبر کے قریب پڑھتا ہے تو تمام ازواج مومنین و اولیاء اللہ و انبیاء اور محمد رسول اللہ صلعم تمام صحابہ کرام معہ امامین رضی اللہ عنہما گرداگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ختم کرے۔ اور روحانیت کو جدا کرے

ایسی دعوت کو تیغ برہنہ غالب القوت قوی کہتے ہیں ۔ دعوت تو اعتباری ہے ۔ ورنہ کامل مرشد کی توجہ سے جانوں کہ دعوت قبور تین طرح پر ہوتی ہے ۔ ایک تو صرف [illegible] قبر [illegible] باخلاص پڑھے یہہ عظیم ثواب کا مستحق بناتی ہے ۔ اور دوسری جو روحانی قوت سے قبر پر سوار ہوجاوے اور وہ جو روحانی کو [illegible] اُسکو عاجز اور ہلاک اُسکو قبضہ اور قید میں لاوے اور اس کے ساتھ بے حجاب ہوجاوے ۔ اور تیسرا وہ گرد و گرد قبر کے پڑہے اور حاضر ہوجاؤ ۔ بحق مالک الارواح و عند اللہ ودوستی محمد رسول اللہ اور روحانی کے ساتھ جواب باصواب کرے جو کوئی اہل دعوت اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی کرتا ہے ۔ وہ دونوں جہان میں خراب کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ غضب اولیا کا نمونہ قہر خدا کا ہے ۔ جذبات خدائی ہے ۔

ابیات

از تصور اسم اللہ راہ گیر — تا شوی [illegible] روحانی امیر
از عرش بالا نظر زیر شمس و ماہ — اہل دعوت [illegible] فرش الہ
با روحانی ہم سخن بخشش ز روح — روح [illegible] آشنا [illegible] ہمچو روح
ہرکہ خواہی میشود با تو حضور — شد وجود [illegible] سرّ راز خاص نور
دعوت ختم است دعوت [illegible] تنہا — کامل [illegible] رہنما
خاکپائے کاملاں شو ہم غلام — تا ترا حاصل شود مقصد تمام

باہو نظر کن با ناظراں صاحب نظر
احتیاجی نیست ناظر سیم و زر

فقیر عارف باللہ ولی اللہ وہ ہے ۔ جن کے حق میں فرمایا ہے ۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
کہ مولا اون کو اندھیروں سے نور کی طرف لیجاتا ہے۔ فقیر ہمیشہ
دوامی مجلس محمد رسول اللہ میں رہتا۔ اور مخلوق خدا کی
تکالیف اُٹھاتا ہے۔ لیکن مخلوق کو وہ تکلیف نہیں دیتا حالانکہ
وہ طاقت رکھتا ہے۔ کہ تمام مخلوق کو قتل کر دے۔
اور یہ جانو کہ علمائ وارث انبیاء ہیں۔ اور فقرا صاحب
حکم کے ہیں۔ جو کوئی ان دونوں سے محبت کرلیتا ہے۔ حوادثات
زمانہ سے محفوظ و محصول رہتا ہے۔ کیونکہ علم کان لعلوں
کی ہے۔ اور معرفت اللہ خاں وصال ہے۔ قال علم گل
در وصال معرفت کشائندہ ہر مشکل اللہ۔ بس باقی ہوس
فقیر کامل سزاوار ارشاد وتلقین وہی ہے۔ کہ چار قسم کے
آدمی کو ارشاد وتلقین کرسکے۔ اور جمیعت بخش سکے۔ پہلے
بادشاہ ظلہ اللہ دوسرا علماء عامل ولی اللہ تیسرا شیخ نبیے
باطنی چوتھا جاہل کہ اسکو قید علم میں لاوے سو نور الہدا سے
رحمت خدا باطن صفا این مراتب یافتم از مصطفیٰ۔ ہر دو مرشد
با توجہ نظر بین۔ طالبا نزامی برد حق الیقین۔ ہر کرا مرشد نہ وشیطان
مریدے ہر کہ با مرشد بود گویا یزید۔ کامل مرشد دو طریق سے معلوم ہوتا ہے
کہ طالب کو تصور اسم ذاتی اللہ عطا کرے۔ اور پھر حضرت
کی حضوری میں مشرف کرے۔ اور رسول مقبول صلعم ان
دونوں مراتب سے مرتبہ ذکر و فکر کھولیں۔ اور اس مرتبہ
سے قرب اللہ مقامات ذات صفات کھلجاویں۔ اور عمل

ہیں آجاویں۔ کامل صاحب توفیق طے کنندہ راہ تحقیق خداوند تعالے کی طرف سے معرفت اللہ اور حضوری حضرت ہمدابیہی منازل قطع کرتا ہے۔ اور لذت عظیم اور صراط مستقیم اور گنج نعمت پاتا۔ اور باطنی راہ روہی حیران اور گمراہ ہو جاتے ہیں ۔

طالب کن باطن چو باطن شد ظہور	عارفان حق شوی اہل الحضور
در حضوری سر مکان و بے نشان	علم و حلم و عارف و صاحب عیاں

شرح حضرات کل و جزا اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ اور ورجات تیس کنجیوں کے اور تیس پارہ قرآن اور تیس حرف علم ۃ تیس حکمت اور تیس گنج اور تیس دایرہ نقش۔ اور تیس حاضرات اور بعضے حاضرات کی کنجی حرف سے معلوم کرنی اور ماضی واستقبال کے حال معلوم کرنے اور مقام ازلی و ابدی حقیقی اور مقام معرفت توحید یہہ سب کچھ اوسکو خدا وند کریم بخشتا ہے۔ حقیقت کلید حاضرات سے حرف دایرہ نقش اور تجلیات ذات و مشاہدات سات علموں کے کھلتے ہیں۔ اول علم روشن ضمیری دوئم علم کیمیا و اکسیر سوم علم دعوت و تکسیر چہارم علم نص قرآن و حدیث و تفسیر پنجم علم تاثیر ششم علم نظر نظیر ہفتم علم بر نفس امیر جب فقیر ان سب حاضرات اور کلیدوں سے باہر ہو جاتا ہے۔ وہ تمام عالم سے لا یحتاج اور ہفت اقلیمی بادشاہ اُس کے مرید ہوتے ہیں۔ وہ پیر کامل مرید یا مرید کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کے حاضرات کلید حروف نفسی دایرہ اور جو کچھ جان و جسم قلب و قالب گوشت و پوست مغز استخواں موے و

وزبان پر ایک رونگٹا سے اللہ کا نام ہی ظاہر ہوتا ہے۔
اور تجلیات ذکر سے اللہ جو کچھ پردہ ہوتا ہے وہ سب دور
ہوجاتا ہے۔ اور کلید حاضرات حروف دایرہ نقش سے حرف
استغراق معرفت الا اللہ کا اور مجلس محمدی صلعم اور جمیع
صحابہ کبار میں معزز و مشرف ہوتا ہے۔ اور کلید حاضرات سے
باطنی طور پر عرش معلےّ پر جاتا ہے۔ اور عرش و کرسی کے کنگروں
کے گرداگرد اون تیس حرفوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور عمل میں
لاتا ہے۔ اس سے تمام خزاین اللہ ظاہری باطنی کھل جاتے
ہیں۔ اوس سے مطالعہ لوح محفوظ کرتا ہے۔ عرش اکبر لوح
و قلم کرسی ماہ سے ماہی تک جتنی مخلوقات ہے وہ ایک نکتہ
کی طرح اس کے دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے۔ بلکہ اس سے بہی
باریک ہوجاتا ہے۔ جو حاضرات کلید سی حرفی جانے اُسکے
سامنے پڑھنا اور نہ پڑھنا برابر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے
باعث وہ علم توریت وانجیل و زبور و قرآن مجید عبادات معاملات
واسم اعظم و معظم و اسم عظمت و کرامت تمام کشفی حالت میں
اسے معلوم ہوجاتا ہے۔ اور جو کچھ زمین پر حیات و ممات
علیین و سجین مثل غوث و قطب و نقر مالک الملکی تمام کو
وہ معلوم کرلیتا ہے۔ جو کوئی کلید سی حرفی جانے اگر آ سکتے
وہ کامل ہے۔ تو وہ مکمل ہوجاوے گا۔ اگر مکمل ہے تو اکمل
ہوجاوے گا۔ اگر اکمل تو جامع عامل ہوجاوے گا۔ تمام
موکل و فرشتے ہژدہ ہزار عالم کی مخلوقات کسی کی کلام و نطق

وبرکت وجمعیت اِن تیس حروفوں کے باہر نہیں اون کا دائرہ یہہ ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تصور ا بسم	تصور ب بسم	تصور ت بسم	تصور ث بسم	تصور ج بسم	تصور ح بسم
تصور خ بسم	تصور د بسم	تصور ذ بسم	تصور ر بسم	تصور ز بسم	تصور س بسم
تصور ش بسم	تصور ص بسم	تصور ض بسم	تصور ط بسم	تصور ظ بسم	تصور ع بسم
تصور غ بسم	تصور ف بسم	تصور ق بسم	تصور ک بسم	تصور ل بسم	تصور م بسم
تصور ن بسم	تصور و بسم	تصور ہ بسم	تصور لا بسم	تصور ء بسم	تصور ی بسم

حدیث قدسی عَبۡدِیۡ تَنَعَّمۡ لِیۡ وَاٰنِسۡ بِیۡ وَاَنَا خَیۡرٌ لَّکَ مِنۡ کُلِّ مَا سِوَی اللّٰہِ ۔ اے میرے غلاموں میرے ساتھ خوش رہو اور مجھے ہی مونس بناؤ میں تمام مخلوقات حادث سے بہتر ہوں ۔ مصنف کہتا ہے ۔ مطالعہ کتب اور تحصیل علوم سے عالم ہوگیا ۔ اور ذکر طالب اللہ سے ذاکر طالب صاحب فکر اللہ نام اوسکا اہل فکر اور الہام سے طالب اللہ صاحب الہام اور کشف اہل کرامات سے طالب اللہ اہل کشف اور مذکور سے طالب اللہ کا نام اہل مذکور اور درود و وظائف تلاوت اعمال ومجاہدہ سے نام اوسکا متقی و اہل مجاہدہ ۔ اور مشاہدہ سے نام

اُس کا اہل مشاہدہ اور حضوری سے طالب اللہ اہل ظہور اور
قرب سے نام اوسکا اہل قرب اور تجلیات کے نور مبین سے
علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین یعنے باطنی آنکھ دیکھا
اور اُس میں فنا نظری ہو گیا۔ اور جدہر دیکھا خدا ہی خدا
دیکھا۔ اور اُسی کی آواز سنائی دی۔ گویا حق بحق ہو گیا
اُس کا نام صاحب حق ہو گیا۔ اور یہہ سب مراتب ولی اللہ
عارف باللہ اولیاء اللہ و اصل غوث قطب ابدال اوتاد
اخیار ان تمامیوں کی عمر شمار میں لاکر اور قاعدہ پڑھنے سی حرفی لڑکوں
کی طرح سبق پڑھتا ہے۔ فقیر چیز دوسری اور مرتبہ اوس کا ہی ایسا ہے
فقر اور مرتبہ فقر تو مستغرق بحر توحید فردانیت کا ہو کر فنا فی اللہ
ہو جانا مرتبہ فرد تمام مرتبوں پر غالب ہے۔ اور فقر حاصل نہیں ہوگا
جب تک کامل مرشد طالب اللہ اسم ذاتی اللہ سات مشقول
اور ہفت اندامول سے پختہ نہ کرے اور ہفت تصرف نفسی
سے خبردار نہ کرے بعدہٗ غرق انوار محض دیدار ہو جاوے۔
ماسوائے اسکے اوسپر مردار پر پس یہہ نشانات فقیر پروردگار
جو ظاہر ہشیار شریعت اور باطن میں ہزار اول سے جدا ہے
جب فقر اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اوس پر چوبیس ہزار تجلی
نازل کرتا ہے جن سے اعلےٰ و افضل چار حرف کلمہ طیب لا الہ الا اللہ ہیں
اور یہ تجلّی اسرار کے سر کا مغز ہیں۔ پس اسکو فقیر سر و فقر مالک الملکی
کہتے ہیں اور یہی فقر ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔ الفقر فخری
والفقر منی فقیر ہونا کوئی آسان کار نہیں بلکہ فقیر تو عظیم

الاسرار ہے۔ فقیر صاحب جمعیت فنا فی الذات اور مقامات کشف کرامات یا جمعیت ہوتا ہے۔ پس اللہ بس باقی ہوس پس فقر کے مراتب وہی جانتا ہے۔ جو انتہاہی فقر تک پہونچا ہو اور شیرینی فقر سے مزا لیکر تبریٰ کو اختیار کیا ہو اور سلطان فقر کو بعینہ دیکھا ہوگا۔ بہت کم ایسے فقیر پائے جاوینگے کہ فقر کو تمام کر چکے ہوں۔ کیونکہ تمامیت فقر میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہِ اور پھر فرمایا اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ کہ کسی کی طرف فقیر محتاج نہیں ہوتا۔ مگر خدا کی طرف کیونکہ فقر کی باتیں تو کن کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں اور قضا کے ہم پلہ یہہ مراتب ہیں۔ فقر رضا کیونکہ وہ رضا بالقضا ہیں۔ اونکے مراتب وہم وفہم میں نہیں آتے۔ وہ قلب سلیم ہیں جو بحق تسلیم ہیں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ پس معلوم ہوا کہ مذکورہ مراتب کے اہل اہل ہوا ہیں۔ اور فقیر اہل خدا پس اہل ہوا اہل خدا کے مجلس کے قایل نہیں ہوتے پس سالک سلوک کی حاضری اہل وجود سے کھلتی ہے۔ اور خاص الخاص دکھاتی ہے۔ اور یہہ بات یاد رکھو غوث و قطب کے تین مرتبے ہیں۔ بعضے تو طایروں کی طرح سیر کرتے ہیں اور ایک دوسری ولایتوں کو آپس میں متعلق کرتے ہیں اونکو مرتبہ دہقانی میسر ہوتا ہے۔ دوسرے غوث و قطب بحق رفیق اور روحانی حالت میں قبروں میں ملحق بجانی فارغ شور وغل جہان سے خدائی معرفت میں ہمیشہ مشغول اون کا حال و قدر ملک پہ عظیم الشان ہے۔ اور مرتبہ اون کا صفت

کریم کی اپنے آپ کو لوگوں سے گم کر دیا ہے اور دوام مقام لاہوتی میں ظہور ہیں تیسرے غوث و قطب تحقیق توحید کے عمیق دریا میں غریق پس ان کو حقیقۃً فقیر کہتے ہیں کہ حقیقی وجود میں آکر خداوند کریم سے مل گئے۔ فنا فی اللہ کی حقیقت کو مثبت بحق فنا با اللہ بقا۔ بس بحق بقا ان تمام مرحلوں کاٹے کرنیوالا قدر سبحانی معشوق ربانی حضرت شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ (جن سے مراتب نکلے ہیں) وہی ہیں جو کوئی ان سے منکر ہو وہ بے دین پریشان کمین ہے۔ قول فقیر باہو کا اَلْعِنَایَتُ عَنِ الْھِدَایَتِ ہدایت سات قسم پر ہوتی ہے۔ جن میں سے چار تو علم ہیں پائی جاتی ہیں۔ علم با عمل فیض علم تقویٰ اور اور تین باطنی ہدایتیں ہیں۔ شناخت نفس اور نفسانی خواہشوں سے باہر ہو جانا۔ اور اللہ کی شناخت کہ قدرتی زبان سے قائل اور قدرتی کانوں سے سمیع اور قدرتی آنکھوں سے بصیر جو کوئی ان پر معتقد ہو کر نفس کو تابع کرے اور خدائی مردوں کے راہ روی کو معلوم کرے۔ وہ خدائی معرفت میں حصہ لیجائے گا۔ فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ اور اس کے بعد عارف باللہ کو پھر معرفت فذالک اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اللّٰہَ کی حاصل ہو جاویگی۔

فقر لایحتاج را شد دو گواہ — ترک دادن غیر دیگر ترک جاہ
عزو دنیا را نہ طلبش انبیاء — ترک دنیا فرض شد بر اولیا

فقیر ان دونوں مراتب سے بے احتیاج ہو جاتا ہے۔ ایک اسم ذاتی اللہ کے تصور میں معرفت قرب شاہد حاصل ہو

دوسرا قوی توقت سے حضوری حضرت صلعم کا ہو۔ اور فقیر کو دعوت اہل قبور کی اور عمل میں موکلات کا ضروری ہے۔ جب صورت حروف علم یا صورت نقش علما کو یا نقش اسم اللہ یا صورت فقیر کو کو دیوار پر ہی لکھا ہوا دیکھے ادب کو ہاتھ نہ دے۔ کیونکہ یہ گروہ خدا کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ صاحب معرفت تو دیدار کے لائق ہوتے ہیں۔ جو کوئی دلی محبت سے اُن کا دامن پکڑ لے وہ باایمان جاویگا۔ اگر کوئی راہ علم یا راہ فقر بغیر اوستاد کے یا مرشد کے حاصل کرلے وہ گمراہ ہے۔ اس لئے قادری طریقہ کے لئے پہلے قاعدہ ہفت اندامی ہے۔ قلب و قالب کی نفید جو تزکیہ نفس حاصل کرکے پرنور اور زندہ دل ہوکر مع اللہ ذکر مذکور سے روح کو شاہد کی طرف لیجاوے۔ اور قرب اللہ سے حضوری حاصل ہو۔ پس جس وقت یہ ہفت اندامی قلعہ سر ہو جاویگا۔ تو قادری انوار تو عارف باللہ قابل زیارت کو یا تصور اسم ذات اللہ سے یا ذکر ضرب کلمہ طیبہ سے جو کسی کامل اوستاد و مرشد سے حاصل کیا ہو سنور کرسکتے ہیں یا قاعدہ سی حرفی پڑھنے سے چشم روشن ہوکر جا و بدانی تماشہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور معرفت خدائی مل جاتی ہے۔ جس کسی نے یک حرفی قاعدہ پہلے دن ہی یا طریقہ تحقیق پڑھا دنیا و آخرت کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ نام کے قادری بہت ہیں۔ حقیقۃً قادری بہت ہی کم ہیں کیونکہ قادری کامل عارف ہوسکتے ہیں جو دریائے وحدت اور معرفت الٰہی سے پانی نوش کرنے والے ہوتے ہیں نہ بادہ فروش مرتبہ قادری کا قرب ہے۔ با جمعیت قادری

قتال ہے۔ یعنے قاتل نفس قادری غنی ہے تمام مخلوق سے قادری حق پسند ہے۔ بیزار غلطی اور بدعت سے۔ سرود سے حسن پرستی اور حسن پرستی سے ہوا پرستی ہوا اور ہوا پرستی سے خدائی فرمانی میں مستی حاصل ہوتی ہے مجھے تعجب تو اس احمق قوم سے کہ وہ شاگرد تلمیذ شیطان ہے۔ اور لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تلمیذ الرحمان اوس کا مرتبہ قید شیطانی خطرات و سواسی کا ہے۔ اور کہتے ہیں مرتبہ سے اوس کو حاصل ہے۔ یعنے اوس و نی لوجہ اللہ۔

یاد رکھو کہ ابتدائی و انتہائی مقام تمام مخلوقات پوشیدہ وظاہرہ ساری خدائی اسم ذاتی اللہ کی طی میں موجود ہیں جس کا مفصل بیان پہلے کر آئے ہیں۔ بعض خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ لیکن خاموشی معرفت قرب وصال مشاہدہ حضور دل میں ہر وقت دور کر رہا ہے۔ اور ذکر یا مذکور بمصداق فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور الہام یا پیغام جواب بصواب بمد نظر اللہ منظور ہے۔ تو یہ خاموشی طریق تحقیق سے ہے اور سر خالی ہے کفر و شرک سے اور بدعتی خاموشی اس طرح نہیں ہوتی۔ اس سے معرفت الٰہی کا وصال اچھا ہے۔ کیونکہ یہہ خاموشی نفاق سے ہے۔ جو خاموشی منافق کی ہو۔ وہ شیطان سے ہزار درجہ فتنہ و فریب سے متفق ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِيمِ۔ حاصل کلام جب کوئی کمال نہایت معرفت اللہ تک پہونچ جائے۔ اوس کی خاموشی اور بولنا برابر ہوجاتا ہے۔ اوسکا مجاہدہ مشاہدہ برابر اور اوسکی مستی و ہوشیاری

یکساں اون کی خواب و بیداری برابر کیونکہ کامل اکمل جامع
کے مرتبے یہہ ہیں۔ کہ اسم اللہ اور ذکر اللہ اور قرب حضوری
فنافی اللہ فنیہ فیض توحید ظاہری باطنی اون کے
مراتب اہل تفرید و تجرید کے او سوقت اون کا کوئی کام بغیر
از حکمت نہیں ہوتا۔ چنانچہ افعال حضرت خضر علیہ السلام
کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں گناہ دکھائی دیتے تھے
اور باطنی طور ثواب اور نیک جو کشتی کو غرق کیا۔
اور شکستہ دیوار کو بنایا۔ اور بچہ کو مار ڈالا۔ جس پر
موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ کہ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ کہ بس اب میری تیری جدائی ہے

آں بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر کنجی آں کرم بنہادہ است

باہو طالب صابر بود بہ زجاں + طالب جاسوس باشد در زیاں
عاقلاں را بس خاموشی قال + بے شعوراں کو رسند باحق وصال
عالم سرمایہ ایمانی است + جاہل بد نمائے شیطانی است

کامل مرشد کی تلاش کرنی چاہئے۔ کہ طرفۃ العین میں حق
تک پہونچا دے۔ اور قادری طالب کو فتح قادری سے ہوتی
ہے۔ اگر کسی طور دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے مرید
یزید ہو جاوے گا۔ اور خیر و برکت اوس سے دور ہو جاوے
گی۔ قلب کے مراتب حاصل کرے گا۔ اگر کوئی کہے میں ہر ایک
طریقہ سے خلافت کا حکم رکھتا ہوں وہ جھوٹا بے سلوس کی

باتوں پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ وہ ولد زنا کی طرح ہے۔ کہ
بہت باپ رکھتا ہے۔ اوس کی باتیں لاف ور لاف ہیں۔
قادری تو شیر ببر کی طرح ہوتا ہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ اس کا مرید
دوسرے طریقہ رجوع لے جاوے۔ کیونکہ تمام طریقوں پہ غالب
ہے ؎

باہو کہ ہر طالب شد مریدش قادری + قادری حاضر بنی بر دین قوی
قادری را ایں بود قادر کرم + پیشوائی شاہاں آنرا نیست غم
من مریدم شاہ میران مرد دین + خاکپا مژگاں مریدم بالیقین
ہر کہ منکر زیں ہدایت خاک سر + ہر کہ ایشاں شد مریدش با نظر
باہو از غلامان غلامش خاکپائے + شاہ میران پیشوائے با خدا

وہ مرشد کہ ایکدم و ایک قدم میں ابتدائی انتہائی مقام تمام وجودیہ
حاضرات اسم ذات اللہ نہ کھولے اور نہ دکھائے مرشد نہیں ہوتا
محرم قال کا ہے۔ بےخبر معرفت وصال سے ہے۔ اللہ بس باقی
ہوس۔ جس کسی نے کچھ پایا ہے۔ تو فقر سے پایا ہے۔ اور جس
نے معلوم کیا ہے۔ علم سے معلوم کیا ہے۔ مصرعہ
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔
لیکن یہہ علم کشفی ہدایت اور فیض عین العیانی سے اور روشنی
قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ جسے قلبی صفت اور قلب النور کہہ
سکتے ہیں۔ اور قلبی نور وہ ہوتا ہے۔ کہ وہ امی بہ نظر اللہ
منظور اور الہامی ذکر سے مذکور اور مشاہدہ قرب معرفت
توحید اللہ سے حضور پس ایسے عالم کیلئے حضوری علم اور الہا

و مکاشفہ و توجہ دلیل و وہم خیال معرفت وصال سب حضور
سے ملتا ہے۔ قلب کو حیات اور بدن کو نجات جس کو ثبات نہیں اوس
کو تصدیق قلبی اور تحقیق ہی نہیں۔ گو قلب ظاہر لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ باآواز بلند کہے اور نعرہ بنام الا اللہ کہے کیونکہ زبان
اور قلب میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا ہے ویسا ہی زبان
بھی لحمی ہے۔ اور دل سے نفاق کبھی دور نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ وسوسہ
شیطانی اور توہمات نفسانی سے بمرتبہ خاص مع اللہ نہیں پہونچتا۔ جب تک
کہ وہ دل کو اسم ذاتی اللہ کی تاثیر سے حیات حاصل نہ کرے۔ اور آب حوض
کوثر سے غسل نہ کرے اور توحید اور کھوٹ اسم اللہ کی نہ پہنے۔ اور قلب نور
سے تصدیق اختیار کرے۔ اور وہ صاحب قلب معرفت توحید دیکھے
دیدار لوزہ اور مشاہدہ حضور سے توحید کا دیدار اور ان مراتب کا مستحق
ہوتا ہے۔ قلب بیدار سے

چرا در زندگی خود نکوشی + چرا زین شربتے شیرین نہ نوشی
دل زندہ شود ہرگز نمیرد + دل بیدار شد خوابش نگیرد

چنانچہ رسول اکرمؐ فرماتے ہیں تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ کہ میری
آنکھیں تو سو جاتی ہیں۔ لیکن دل نہیں سوتا۔ اور یہی دل
ہے۔ جو شیطانی دو انگشت میں ہے۔ اور یہی دل
ہے جو رحمانی انگلیوں میں تحقیقات قلب ذوق کی طلب کی لذت
سے ہے۔ جو قلب تصور اسم ذاتی سے فی ہو گیا۔ وہ قلب و
قالب دونوں جہانی مرحلے طے مرشد کے ذریعہ کر گیا۔ اور کونین
سیر احاطہ دل میں کر لیا۔ اور یہ تو جانتا ہے۔ کہ جنبش قلبی

و وحکمت سے خالی نہیں۔ یا تو جہاد نفسانی کہ جذبات نفسانی
و مہلکات کو اوس تلوار سے قتل کر رہا ہے۔ اور تقرب حق با صدق
و صفا ہو گیا ہے۔ یا جنبش قلب اتباع ہوا جہولیت شیطان حال
پریشان سے ہو گی۔ صاحب خاص الخاص قلب علم رکھتا علم
عین سے جس کا حصول علم ہے۔ وہ نص قرآن وحدیث موافق
رحمان مخالف شیطان ہوتا ہے۔ اگر ایک دفعہ جنبش حضوری
سے وہ دل پرنور ہے۔ اور بد نظر اللہ منظور رہے۔ ایسی قلب
عین العیاں ہے۔ مستحق ثواب ختم ہزار قرآن ہے۔ کیونکہ آپ نے
فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ
کہ خداوند کریم تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اسکی نظرگاہ تو دل میں سے
قلب قالب عارفاں عرش وصال + اینچنیں عارف بود حق لازوال
مجھے تعجب آتا ہے۔ اوس احمق قوم سے طلب جیفہ کلب دنیا کا
متلاشی ہے۔ اور اپنا نام رکھا ہے۔ ذاکر قلب ذاکر قلب کا جس نے
مرتبہ حاصل کیا ہو اوس نے مشاہدہ حضور معرفت توحید اللہ کا دیکھا
ہوگا۔ صاحب قلب کو قلب زندہ ہوتا ہے۔ اور قالب مردہ اور حضوری
کی تمام حقیقت حاصل کی ہوئی۔ یہہ مراتب ہی سروری قادری کے
ہیں تارک فارغ لایحتاج بے طمع و بے ریا ان باتوں کا جو دوسرے
دعوے کرے وہ بیہودہ باطل خیال سے کہتا ہے۔ کیونکہ لدنی علم
حضوری سے ملتا ہے۔ جس علم کا ذکر ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔
اللہ بس باقی ہوس۔
انسانی جمعیت و قرار مخلوق کی قرار ینت سے ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام

سے لے کر تا اینک کوئی فتنہ برپا نہ ہوا۔ مگر انسانی ولادت سے تب سے آج تک کوئی بھی ثابت نہیں ہوا۔ ہاں مگر وہ شخص جو آدمیوں سے کنارہ پر ہوا۔ کسی نے اُن سے وصیت چاہی۔ تو اُنھوں نے جواب دیا۔ ایک تہبند بنوا کر اپنے دونوں پاؤں پر مار اور اپنا کام نکال اور اپنے آپ کو کاٹ دے۔ اوسنے کہا۔ اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ کہا وہ زبان کہ جو اوس کے نطق میں آوے۔ اور گوش ہمت اوس کے خدا تعالےٰ سے سُنے۔ اور ظاہری زبان اوس کی بند ہو جاوے۔ اور صوری کان اوسکے ہو جاتے ہیں۔ یہہ زبان بندی اور پائے بندی پھر نبیوں کا سا مرتبہ بنا دیتی ہے۔ اور نبوت کے بعد کوئی اور مرتبہ نہیں مگر حکمت امور شرع۔ اول نشان حکمت خاموشی ہے۔ اور بغیر ضرورت کے بات نہ کرنی اور کہا ہے۔ خاموشی عارف کی اچھی ہوتی ہے۔ اور کلام اوس کی بھی عمدہ اور پھر کہا خداوند کریم بندے سے آٹھ چیزیں طلب کرتا ہے۔ اور دل سے دو چیزیں ایک تعظیم لامراللہ اور دوسری شفقت علی خلق اللہ اور دو چیز زبان سے ہی مطلوب ایک خدائی اطاعت اور دوسرے مومن بھائی کی نصرت اور اسی طرح خلق سے دو چیز مطلوب ہیں۔ ایک صبر بحکم خدا دوسرا صبر با ذیت مخلوق خدا۔ حاتم کو لوگوں نے کہا۔ کہ فلاں شخص بہت دولتمند ہے۔ کہا کچھ زندگانی کو بھی اوس نے جمع کیا ہے۔ اونہوں نے کہا نہیں۔ اوس نے

کہا پھر مرد وہ کہ مال کس کام آوے گا۔ کسی
نے حاتم کو کہا تمہیں کچھ ضرورت ہے کہا ہاں۔ پھر
مانگو۔ کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں دیکھوں اور تو
مجھے۔ کہا ہاں۔ بنظر عبرت ایک دوسرے کو دیکھ
کسی نے اگر تھوڑی سی ہی عبرت نہ کی ہو۔ وہ مطالعہ کرنے
سے مستغنی ہو جاتا ہے نصیحت سے۔ اور کہا کہ تین قسم
کے آدمیوں سے دور ہو۔ ایک عالم غافل و قاری
سداہن۔ اور متصوف جاہل سے اگر کوئی چاہے۔
کہ میرا دین و جان و مال صحیح و سلامت رہے۔ تو وہ
خلقت سے عزلت اختیار کرے۔ کیونکہ فی زمانہ
عزلت کی از حد ضرورت ہے۔ اور یہ السلامت
فی الواحدۃ کا زمانہ ہے۔ اور پھر اوس نے سب دنیا
فضول ہے۔ مگر پانچ چیزیں ایک روٹی کی سد رمق ہو
دوسری پانی کہ مسکن عطش ہو۔ تیسری کپڑا کہ بدن
کو ڈھانپے۔ چوتھا گھر قابل گذارہ۔ پانچواں علم کہ اوس
پہ عامل ہو۔ اور پھر کہا وہ گناہ جو بوجہ شہوت ہو۔ توقع اس
کی بخشش ہو سکتی ہے۔ جو نخوت و کبر سے ہو۔ وہ ہرگز معاف
نہیں ہو گا۔ کیونکہ شیطان کی بغیر مانی کبر ہی کے
باعث تھی۔ اور آدم کا پھسلنا بوجہ شہوت۔ غلام قادریا
مرید باہو کا جواب سنواے ولیوں کے تذکرہ کرنے والو
کہ سالک سلو سالکان سلوک دو قسم پر ہوتی ہے۔

ہے ایک نماز نوافل صوم وزکوٰۃ وغیرہ اور دوسرا ترک ماسوی اللہ غرق فنا فی اللہ ہے

ہر کہ اینجا میرسد عارف خدا
باز دارد نفس را کبر و ہوا

اہل طریقت کا باطن ظاہر توفیق ہے۔ حاصل آں کہ نفسانی لذات کی زندگی تو دنیا اور معصیت اور اطاعت شیطان سے ہے۔ اور قلب کی حیات و جان تصرف بذکر رحمان ہے۔ اور روح کی حیاتی فنا فی اللہ بقا باللہ سے خودی سے فنا غرق نور خدا اسرار سر بقا معرفت سبحان اللہ جو کوئی یہہ طریق نہ جانے وہ بے حمیت اور پریشان ہے

ہر کہ دارد امید غیر خدا
کے تو اندر سید راہ صفا
رغبت از خود گم است نام آوار
غرق امی پر زر حمت ذراز
اسم اللہ بذات گشت نجات
مردہ دل را کند بشوق حیات
احتیاجے نماند پند و پسند
در ہوائے نفس کے باشی تو بند

میں اوس قوم احمق سے تعجب کرتا ہوں۔ کہ فقیر ولی اللہ مکر فریب ولی سمجھہ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ معرفت اللہ کے محققوں

کے حال جو مشرف حضوری حضرت کا رکھیں اونکا ظاہر باطن
یکساں ہوتا ہے۔ یاد رکھو حواس خمسہ ظاہری باطنی سے بند کرکے باطن میں محبت
معرفت مراقبہ مشاہدہ غرق نور فی اللہ نہ حاصل کرے عین العیان
نہ کرے باطن اوسکا باطل پر ہے۔ ایسا ہی جب تک ذکر فکر سے اوصاف
ذمیمہ اور خصلت طمع حسد و کبر و ہوا اور جو کچھ برے کام
ہیں وجود نہ نکلیں اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے اور تجلیہ تخلیہ سے
سر پردہ اسرار کا نہ کھولے باطن اوس کا باطل پر ہے۔ ذکر جہر
سے باطن کو نفس پر قاہر نہ بناوے اور ذکر حال سے جب لطیفہ
روحانی عین العین نہ کھولے۔ اور باطنی حالت اوسکی ظاہر نہ دکھائی
دے باطن اوس کا باطل پر ہے اور پھر فرمایا اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً یہ ذکر کی خفی کہ جس سے پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر
اوس سے طریق تحقیق کا نہ ملے باطن اوس کا باطل پر ہے۔ باطنی طور
پر ذکر و فکر مراقبہ و مکاشفہ اپنے وجود میں غوطہ مار کر معرفت اللہ
میں مستغرق ہو کر حضوری محمد رسول اللہ ؐ سے مشرف نہ ہووے
اور خلق عظیم اور صفت کریم سے فائدہ یاب نہ ہو باطن اوسکا باطل
پر ہے۔ جب تک دل غنی اور فقیر مالک الملک نہو جاوے وہ ہدایت
باطنی سے باطل ہے۔ جب تک عمل موافق علم قرآن و تفسیر کے نہ
اور تاثیر سے طالب کو نہ بناوے۔ روشن ضمیر اور برنفس امیر
وہ بھی باطنی ہدایت سے باطل پر ہے۔ جب تک باطنی حالت
ظاہرہ کے موافق نہ ہو۔ اور موافق قرآن۔ مخالف شیطان اور
بدعت کا نہ ہو۔ وہ بھی باطنی ہدایت سے باطل پر ہے۔ حاصل مراد

ہے کہ اہل سرود پر ہوا ست استدراجی متقی ہوئے دشمن علم باطن مستغرق بحر ہوا زندہ کبر کی معرفت میں ظاہری باطنی مقلد وہ ہے۔ ہدایت باطنی سے معرا باطل میں بمنزلہ جو ظاہر متفق مع اللہ ہے۔ لیکن اسی روز کی صف بہ صف سے خبر نہیں دیتا۔ گو ظاہرہ وہ مست ہے۔ لیکن باطن اوس کا باطل ہے۔

یاد رکھو کہ ذکر غرق کے متعلق ہے۔ نہ غوغا خلق کے اور نہ ہی اپنے آپ سے فرق قولہ تعالی وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ جو ذکر اس وصف پہ ہو وہ باطنی باطل پر ہے۔ اگر باطنی قوت کی توفیق سے طریق تحقیق مجلس ملاقات با روح انبیاء و اولیاء اللہ تجلیات ذات معرفت الا اللہ و حضوری محمد رسول اللہ اور ذکر وجودی سے فنا فی اللہ اور یہ نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ اور ہر ایک دم سے ہوا کا نکلنا نہ ہو۔ تو اوس کے چلنے والے تمام گمراہ ہو جاتے۔ لیکن باطل وہ ہوتا ہے۔ جس کا ظاہری وجود تو خدا کے حکم کے موافق اور اندرونی حالت اوس کی مخالف۔ اس لئے فرمایا ہے۔ کل باطن مخالف لظاهر فهو باطل۔ جو باطن ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔ اب باطن وہ ہوتا ہے۔ جس کی شرع مجوز ہو اوس کو عمل میں لانا۔ اور جس کی مانع ہو اوس سے پرہیز کرنی اور قدم بقدم مصطفائی اطاعت میں چلنا اور حضوری حضرت اقدس صلعم میں بیعت اور

تلقین و تعلیم پانی یہہ سب کچھ کامل مرشد صاحب باطن
کی مہربانی سے ہوتا ہے۔ وہ باطن ہمہ اسم حق ہے۔ اوس
حق ہے۔ اوس باطل کو ذرہ بھر بھی سروکار نہیں۔ حق ہی
دیکھنا اور حق ہی سننا اور اوس کے کام اعمال ٹھیک اور
فعل اور اقوال معرفت وصال سب درست اگر وجود ابدالاباد تحقیق کا
متلاشی اور ہر ایک مرتبہ اور مقام دیکھے اور اسکو ثابت قدمی کہیں بھی
نصیب نہ ہوگی۔ بغیر ثبوت تصور توحید معرفت اسم ذاتی اللہ
کے جو اصلی اسم ہے اور جو کچھ اس اصلی سے دکھائی دے گا۔
وہی وصل ہوگا۔ وہ مرشد کہ اسم اللہ کی مشتاقی سے
ہفت روزہ اور ہفت اندام وجود پاک و منزہ نہ
کرے وہ اصلا وصل کی راہ کھول نہیں سکے گا۔ اور
ابدی انعام ہر ایک مقام کی نہ کھائے۔ وہ طالب کو بھی
صاحب خزانہ اور لایحتاج نہیں بنا سکتا۔ وہ مرشد کس طرح
کا ہے۔ دھوبی کا بیل ہے۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا معرفت سے بالکل بے خبر ہے

مرشدے باطن بود قوت قوی + طالباں را می بر و حاضر نبی
مرشدے باشد چنیں باطن صفا + طالباں را باز دارد از ہوا
انتہا در ابتدا بخشد کرم + ہر کہ در فقرش در آید نیست غم
فقر فردوس است فیض و فضل حق + بہرہ گیرد خاک زاں جملہ خلق

فقر کا خیری ختم اور نفس کشتی اور سوز و گداز تن کا میں نے الف
اللہ میں پایا۔ اور ب دال بس پر ہے۔ جو سوائے طلب حق
ہوس ہے ظاہری باطنی مریدی پیری کوئی آسان بات نہیں

اس میں تو خدائی اسرار کا عظیم الشان سر ہے۔ اسکو
وہی جان سکتا ہے۔ جو خدائی معرفت تک پہونچا ہو۔ اور
الٰہی معرفت اس کا دستور العمل ہو چکی ہو۔ اور عین الیقین
دیکھ لیا ہو۔ اور روحانی حالت کا مزہ پا چکا ہو۔ اور نفسانی
جذبات حرص و ہوا کو وجود سے باہر کر دیا ہو۔ یہہ راہ باتوں کے
ساتھہ تعلق نہیں رکھتا۔ گو باتیں کسی کی طرح کی ہوں غیر اللہ
سب کچھ دل سے محو ہو۔ بس اللہ باقی ہو بس۔

پس دنیاوی طلب تمام بدبختوں اور گناہ کا منبع اور طلب مولیٰ
تمام نیکی اور ہدائیتوں کا سرچشمہ۔ اگر کوئی الدنیا مزرعة
الاخرة کہے۔ تو یہہ مردار نہیں۔ کیونکہ خرچ روزینہ شبینہ پورا کرے
اور شبینہ بروزینہ۔ پس اسی طرح فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم صاحب مدینہ کہ الدنیا مزرعة الاخرة دنیا کا جمع
کرنا کفار کا کام ہے۔ اے احمق دنیا گو حلال کی ہو تو یہی حساب ہے
اگر حرام ہے تو عذاب ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں کا یہہ ارشاد
ہے۔ خصوصاً سید مولیٰ محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔

ترك الدنيا راس كل عبادة وطلب الدنيا۔

یہہ حیلہ و بہانہ تمام ہلاکت کا باعث ہے۔ ایسی دروغ گوئی
و حیلہ خدا تعالیٰ و قرآن شریف کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا
قرآن مجید میں کہیں بھی اس کی عزت کا ذکر نہیں۔ بلکہ ندامت
ہی ندامت ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

پس فقرا کلی کے دشمن تین آدمی ہوتے ہیں۔ اور وہی تین شخص

دنیا کے ستوالے۔ ایک منافق۔ دوم حاسد۔ سوم کافر۔
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
الدنیا للسلاطین والکافرین
والعاقبت المتقین والمساکین قال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم اللھم
احینی وامتنی مسکینا واحشرنا
زمرۃ المساکین۔
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اللھم اجعلنی مظلوماً ولا تجعلنی
ظالماً۔ بہرحال مرد وہی ہے۔ جو کہ اپنے
نفس منصف ہو تمام نفس پرست ہیں۔ اور خدا
پرست کم ہیں۔ بس اللہ باقی ہوس۔ صاحب
نظر ازلی متقی وہی ہے۔ جو خاص و
عوام کو تمیز کرلے۔ کہ متقی کون ہے۔ اور
شقی کون ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ

فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب
پھر طالب اللہ کو تلقین و تعلیم ذکر و فکر کرے فیضی
علم تو مبداء فیاض کی طرف سے جو ادل کے دن تقسیم کیا تھا

ہر حدیث آئیتِ زاں بشنوی
مرد عارف آں بود حاضر نبیؐ

یہہ یاد رکھو کہ پہلے نفس امارہ اور شیطان اور دنیا کی نیک آدمیوں کو ریاکاری کی لذت چکھاکر اپنا متوالہ بنایا۔ جب یہہ نفس و شیطان کا و دنیا کا عشق کمال کر چکے۔ تو ان کے ساتھ نظری ہو گئی۔ اسوقت ان عیاروں معشوقوں نے ایسا دھوکہ دیا کہ ایسا مستغرق بحر معصیت اور بیگانہ محبوب حقیقی سے کیا کہ پھر تاب نہ آئی کہ پھر اپنے گم گشتہ یوسف حقیقی کو پا سکے۔ ہاں اگر وہی اللہ توفیق دے۔ کہ بذریعہ مرشد کامل ان بلاؤں سے نجات پاوے۔ پس تمام تر مراتب جو برگزیدہ درگاہ بخشتا ہے۔ کہ قرب و اتصال خدا کا ایسا ہوجاوے کہ تمام مہلکات دنیا و آخرت سے وہ فارغ ہوجاوے۔ اور نفسانی جذبات سے جو کثرت علم اور جمع کرنا دنیا کا اور رہتا نت حکمت کی اور فرمانبرداری کثرت آدمیوں کی سے حاصل ہوتی ہیں نجات پالی۔ مگر یہہ نفس کی مغلوبیت تو ان چار چیزوں سے میسر ہو سکتی ہے۔ اول محبت اللہ دوم خاص طلب اللہ۔ سیوم غرق فنا فی اللہ۔ چہارم تقویٰ و ریاضت و عبادت محض حسبتہ اللہ۔ اور مغز ان سب کا تصور اسم ذاتی اللہ اور معرفت توحید ذات کی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ آدمی میں تین چیزیں ہیں۔ پہلے نفس منحوس طلب مردود ہیں جو طالب کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ مردود دوسرے قلب زندہ ولی اپنے مقصود کو پایا ہوا۔ تیسرے روح

مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ مگر جان و مال و تن و جملہ فدا کی تاہم پھر فوق
و تصرف کرے کیونکہ جوہر ایمان یہی ہے۔ ع آں دو شنو از نیز شکستہ مرا قسم
در حال شکستگی ہے خود بشر سے ہیں گوہر بوالعجب کہ دل تمام ہی است
ہر چند شکستہ تر بہ تو قیمت بہتر و بہا جی۔ از کمیاب یہ تیج دل ہوتے
کہ کبھی جانے رسید سست کسے۔ جہل زلف تیار شکستگی عادت کن۔ تنبیہ
مکی دل در شیشے سے شکست نیز چوں تو نیز۔ آہستہ کہ بہ چو رکھنوں آئینہ
گفتا عشق از زمیں ویرانے کہ مراست۔ گر شکستن ہیچگونہ بر آید پس معرفت
کے کہ راز عظیم ہیں۔ چھوٹا منہ بڑا ان کے اظہار کی کب قوت و حوصلہ
رکھ سکتا ہے۔ کہ جس بات سے سر پر پتھر پڑیں۔ اور وجود ہی پتھر سے دل
دو ٹکڑے لعل معرفت کا حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کو وہی جان سکتا ہے
جو اس مرتبہ تک پہونچا ہے۔

اب ذکر کی شرح کا بیان کیا جاتا ہے

جانو ذکر چار قسم پر ہے۔ ذکر نفس ذکر قلب ذکر روح ذکر سر۔ ذکر نفس ذکر زبان
مرقوم ہے کہ اس ورد و وظائف حصول مراتب عز و جاہ دنیاوی و تسخیرات خلق اور تابع
کرنا موکلات اور جنوں کا اور ترقی مال و دولت ناموس و نام ذکر اہل قلب پر جو لازم ہے۔ اور
ذکر وہم یہی اسی طرح خلوت خطرے غم و ہم سے سو یہ کفار کا ذکر ہے۔ قلب ذکر [illegible] سے
شاد و پر خوش ہوتا ہے اور ذوق شوق سے طاعت و بندگی کرتا ہے ہمیشہ توفیق
تصدیق سے اسے ذاکر مرتبہ صدیقیت کا پاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ذکر نفس دنیا کے لیے خام
خیال ہے اور ذکر وہم مطلق جہل پریشانی زوال ہے۔ اور یہ دونو ذکر رجعت کی ہیں
اور ذکری رجعت یہ ہوتی ہے۔ کہ ذکر کے شروع کرتے ہی دنیا و خلق

مال و دولت ایسی جمع ہو جاوے۔ کہ باطنی جمعیت روحانی معرفت دنیا وشیطانی حرص وہوا سے مبدل ہو جاوے۔

لیکن قلبی ذکر جو وسیلۃ النجات مرتے ہیں حیات روشن ضمیری دم بدم ثابت قدمی اور نفس پہ اسیری یہہ مراتب ہیں۔ فقیر ذاکر قلب سے روحی اللہ ہوتا ہے۔ اور فنا سے ذکر نفس ہیں صاحب نظر سے فیض حاصل کرتا ہے ذکر روح کہ خداوند کریم کو یا دکرتا ہے۔ اور ایک دم میں دس لاکھ منزلیں طے کرتا ہے۔ روح عطر کیطرح معطر ہوا ہے کہ ہر وقت تسبیح و ذکر خدا ہے۔ روحانی ذاکر کو مشاہدہ معرفت آلہی اور مجلس ملاقات ہر ایک اور لوح سے صحیح طور پر ہوتی ہے۔ اور روح روشن ہو جاتا ہے۔ اور بعد نظر اللہ نشاور روحانی سورج کی طرح ذاکر ہر جگہ موجود حضور رہ کر بچشم روح سرمایہ ایمان و نور کا ہے۔ یہہ آلہی قدرت کا نور ہوا اور اور نفس نفسانی پہ قادر نیک سعید شکل را بچہ بصر یہ بایزید بسطامی ذکر سری یہہ ذکر ان پردوں کو کھولتا ہے جو درمیان آقا و غلام کے واقع ہوتے ہیں۔ بالوجہ بے حجابانہ دیدار ہمیشہ کرواتا ہے۔

آنکہ او دیدار از دیدار تا بیند خدا قتل گردد نفس کبر و از ہوا

عارف اسرار از وحدت یقین بس این مراتب کے رسد اہل از ہوس

یہہ مذہب قادریوں کے مراتب ہیں۔ اگر کوئی دوسرا مدعی ہو وہ بالکل غلط۔ اور یہہ ذکر حبس ہے۔ اور عیسی ذکر حضوری اور مشاہدہ سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ اس کی شرح بالکل عبث ہے۔ چنانچہ بار بار اسکے رد میں بیان کر چکے ہیں۔ کہ جس سے ذکر بالکل وسواسی اور شیطانی راہ ہے۔

اب قلب جب ذکر اللہ سے زندہ ہوجاتا ہے۔ تو تمام کدورتیں
اور زنگار صیقل ہوکر دور ہوجاتے ہیں۔ اور تصور اسم اللہ عزو شانہٗ ضمیر
اور روشن ضمیری میں پھر نفس کی قید میں آجاتا ہے اور روح وجودی ولایت
پر حکمران اور امیر ہوجاتا ہے۔ اور وجودی تمام طرح کی جمعیت آرام
حاصل ہوجاتے ہیں۔ اسلئے طالب اللہ کو پہلے قوت نہیں ہوتی۔
کہ تصور اسم اللہ اور ذکر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ۔ اور قرآنی آیات
اور اسمار الحسنےٰ اور غیر انسان پر اپنا تصرف کرسکے۔ جب توجہ
تفکر کی اس میں نہ ہو اور تصور تفکر سے تصرف غیر مخلوق پر ہوسکتا ہے
کیونکہ اس نے اس کی تاثیر سے قلب و قالب ایک کردیا ہے۔ اور
حیات ابدی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جب تک شہوت کے مرغ
کو اور ہوا کے کبوتر کو اور حرص کے کوے کو اور زینت کے
مور کو ذبح نہ کرلے۔ جب ان کو ذبح کردیا۔ تو ابدالآبادی حیات طیبہ کا
وارث ہوگیا۔ سو خلق داند مردہ جسم اور زیر خاک + قبر لحد و خاک
آں را نور پاک۔ تو زندہ دلوں کا قلب و قالب حضوری لامکانی میں لایا
جاتا ہے۔ اور ان کی حیات ممات یکساں ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت
ابراہیمؑ کے جانوروں کے قصے سے ثابت ہوتا ہے۔ سو فرشتہ را
قوت نہ یابم راہ۔ لی مع اللہ وقت بہ عارف گواہ۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ لی
مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ بیت سرہا شد مرا سر شد
بے سرور پیش بے سر کیست او دم زند چنانچہ فرمایا المنتہی لا الا اللہ اتم
یہ مراتب ہیں اذا تم الفقر فھو اللہ جو کوئی حیاتی میں مردہ ہوگیا۔
تو ابدالآبادی حیات کا مستحق ہوگیا۔ اور حضوری حضرت اقدس صلعم

کا ہو گیا۔ یہ مرتبہ قادری سروری جامع العلوم فنافی اللہ کا ہے۔ کہ مقام حی القیوم پہنچاتا ہے۔ دوسرا جو دعوے کرے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ سہ بے سر بہ اسرار ہو دسر خدا اسرار سر بہتر است بیند خدا + سر صورت ہیچ انسان سر بسر + سر و سر یکساں شو صاحب نظر ابن۔ انسانست بے حکمت آواز + سر حکمت از سر زاں اہل راز + باہم سر ہیں اسرار ہیں ہم راز کن۔ ہم از کن بعد زاں آواز کن۔
جس کن کی طرف کن فیکون کا اشارہ ہے۔ پس ظاہری آنکھ بند کرکے اور استغراق کی آنکھوں سے قلب کا سر کھولے۔ چنانچہ فرمایا۔ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ يَا عَلِيُّ اِسْمَعْ مِنْ قَلْبِكَ لا الہ محمد رسول اللہ بہ تمام مجموعہ ذکر بتوجہ تصور تصرف اسید علامات اسم ذاتی اللہ کے قادری سروری مرشد کامل پہلے دن طالب کو سبق دیتا ہے اور طالب قادری اخلاصا پڑھتا ہے۔ تو اسکو کوئی پوشیدہ خزاین پوشیدہ نہیں رہتا۔ دوسرے طریقوں والا قادری کے ابتدائی مرتبہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ گو ہزار سال ریاضت سے پتھر پر سر رگڑے۔ کیونکہ دوسرے طریقہ چراغ ہیں۔ اور قادری آفتاب جہانتاب جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔

باب چہارم در تصور تصرف مشق اسم اللہ ذات

اگر کسی زبانی سیفی ہے اسم اللہ سے اور ترتیب قتل قتال کی جاتی ہے اوسکو دعوت ورد وظایف اور دعائے سیفی کی کچھ ضرورت نہیں توحیدی تلوار سے تمام جہان کو قتل و خراب کر سکتا ہے۔ فقیر صاحب جہان عمل عامل کامل سب بے نیاز ہوتا ہے۔ سہ ہر کہ باشد پسند خلق باک و نہ باشد پسند خلق چہ باک۔ فقرا مخلوق کی تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔

اور سلامت سے کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اون کی اصلاح میں
ہاتھ توڑ کر کوشش کرتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں۔
یا پھر کامل جو وہ بہشتی خدا ہیں۔ کہ شکستہ کو ازال کریں۔ جو کوئی شخص
فقیر کو سبب برکت اور سبب باطن خیال کرے۔ وہ خود ایسا
ہی ہوگا۔ کیونکہ فرمایا کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ کہ جس برتن میں
جو کچھ ہوگا۔ وہی ٹپکے گا۔ فقیر جو تصور اسم ذات سے غرق
حضور میں ہو۔ اور دعوات روحانی قبور وغیرہ سے باہر وہ فقیر ملک الامیر
ہے۔ اور روشن ضمیر۔ پھر مراتب فقیر جامع الجمعیت کے ہوتے ہیں۔
جو فقیر جمعیت کے مراتب نہ رکھتا ہو۔ اور سلوک دفاتر کی جمعبندی
وہ فقیر سالک نہیں۔ وہ فقیر محمدی سے بہت دور جا پڑتا ہے
وہ نفس پرست خوار ہے۔ نظر فقیر کی قرب اللہ پر ہوتی ہے۔
نہ قرب طمع پر۔ فقیر شاہ بہتر ہے۔ بادشاہ سے جو کوئی وظیفہ وظائف
طمع کے واسطے کرے۔ وہ ابھی ناقص ہے۔ اور دعوے سلوک
کا نہیں جانتا۔ جسکو غیبی خزائن کامل مرشد کی نگاہ سے (جس نے علم حقیقت
اور کاملیت پڑھا ہے۔ وجود میں آویں۔ اوسوقت طالب ناقص
کو وہ مرشد اسم ذاتی اللہ کی تاثیر سے یکتا یکرنگ مبدل کر دیتا ہے
اور اسم اللہ کی برکت سے آسمان وزمین و مافیہا طالب پر مخفی
نہیں رہتا۔ پھر مرتبہ طالب کا اہل جمعیت کا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا
کامل مرشد طالب کے وجود کو مس سے چاندی اور سونا کر دیتا ہے۔
عنایت و ہدایت سے یہ مراتب بھی اہل جمعیت کے ہیں۔ طالب اللہ کو
جب قلب میں سوئے لا اللہ اور لا غلط و لا رجعت اور لا زوال

والا سلب رہ جاوے۔ تو پھر بھی جمعیت کا رفیع ہے۔ اسوقت پھر بوجہ اسم
ذات کا جو دو جہان سے بوجھل نہیں رہتا۔ کیونکہ تصور اسم ذاتی
اللہ کی عظمت سے شروع کے وقت چوزال لپٹے عرش و کرسی و لوح
اور ملک مقرب موکل تمام لجیاتے ہیں۔ اور اٹھان جزاد عالم حیران
کر و نسان نے کس رنج و صط سے اس اسم کے متحمل ہونے کی عرض
کی ہے۔ اور نفسانی جذبات کو نیست و نابود کر کے غرق فنا فی اللہ
مرتبہ بقا باللہ کا حاصل کیا ہے۔ جس کی طرف اشارہ فَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا وَّجَهُوْلًا۔ اور حدیث میں فرمایا۔
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَا فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ کہ جس نے اپنی
شہوات نفسانی کو مولا کی رضا میں فنا کر دیا۔ اوس نے اپنے حقیقی مربی کو بقا سے پایا
اور قسم قسم کی تجلیات میں مستغرق ہو کر حضوری نور کے مشاہدہ کی لذت سے
مسرور ہو جاتا ہے۔ پھر دنیاوی عزت ہیچ اور پوچ معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ بھی اہل جمعیت
کا ہے کہ ازل کے دن جب اوس نے الست کے جواب میں بلٰی کہا تھا۔
خداوند تعالیٰ نے عطا کیا تھا اور پھر وہ مہجور محبوب سے جا الخناس باقی ہوس
صرف ظاہری علم خشک بھی کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ شیطان کو دیکھو کہ ظاہری
علوم کے ذریعہ سے وہ معلم الملکوت تھا۔ لیکن روحانی علوم سے بالکل
معرا اور حضرت آدم علیہ السلام روحانی علم میں کامل چراون کو اسم
ذاتی اللہ ہی کی تصور سے ملا تھا۔ پس اوس روحانی روشنی نے
ایسا چمکا دیا کہ وہ باطنی معرفت سے تمام فرشتوں اور شیطان پر
غالب ہو کر مسجود بنایا گیا۔ چنانچہ قوله تعالىٰ۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

۱؎ یہاں پر حضرت مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات الاسلام کا صفحہ [illegible] اور [illegible] صفحہ [illegible] دیکھو ۱۲

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ علم انا
خیر منہ پیچھے انانیت نے یہ کرشمہ دکھایا۔ شیطان کو دور از قرب و رحمت
کردیا۔ اور علم و معرفت اور محبت نے یہہ فائدہ دیا کہ اصحاب کہف کے
کتے کو اصحاب کہف سے شمار کروایا۔ کیونکہ محبت معرفت باطل
سے نفرت کرتی ہے۔ علم وہی جس میں اوس اپنی حقیقی محبوب حق
کی تڑپ و طلب ہووے

علم روشن رائے روشن حق طلب + بے علم جاہل بود از حق سلب۔
علم سہ حرف است زال شرف کرم + ہرکہ خواند علم آں رانیست غم
غم از عین است عین از علم بیں + از خلافت علم عالم الم بیں۔
اس لئے ذِلَّةُ الْعَالِمِ ذِلَّةُ الْعَالَمِ حدیث میں ہے کہ عالم کے فساد
سے جہان خراب و تباہ ہو جاتا ہے۔ علم غیر مخلوق نور خدا اور عالم
و فاضل وارث انبیاء۔ اے ہوا پرست اون کے سامنے دم نہ مارو
باہو راہ روشن راز نبوی طلب + تا شوی باہم جلیسی غرق رب
یہہ فیض و فضیلت کلی و جزوی کامل مرشد کی طفیل سے ہوتی ہے اگر
کوئی چاہے کہ طالب اللہ کو یکبارگی بحر یکتائے و توحید اور دریا
معرفت الا اللہ اور مجلس محمد رسول اللہ صلعم میں غرق کرے۔ کہ وہ
بے حجاب اور اوس کے لیل و نہاری اعمال قرب اللہ میں
جان کباب روحانی فرحت اور نفس خراب تو وہ توجہ شق
تصور تعرف مرقومہ دائرہ مفصلہ ذیل اسم ہو کی اپنی سر و دماغ
میں پکاوے۔ اس کی کونجی کلید کی مشق مرقومی اور علم کی تقسیم

یہہ ہے۔

لا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم
لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم صل علی محمد
وعلی آل محمد وبارک وسلم وصل علیه
سلام قولا من
رب الرحیم هو هو

جواب مصنف غلام قادری سے

مرا وا واست ایزد ابی بقوت — کہ ریشے را نگہدارم بقوت
ہر آنکس را کہ خواہم می نوازم + ہر آنکس را کہ خواہم جاں ببازم
اس طریقہ کا انتہائی کہ طالب مرید قادری ذکر مذکور اور الہام سے
گذر کر فنا فی اللہ اور فنا فی التوحید ہو کہ نور ہی نور ہو جاوے —
ذکر را بگذار و بگذر از قلب تا ترا حاصل شود توحید رب
قادری را این مراتب با حضور قادری خاص است خاص الخاص نور
شد مریدم قادری روز ازل این طریقہ فیض رحمت حق فضل
ہر کہ منکر زین طریقہ رو سیاہ رافضی زندیق شد دشمن اللہ
باہو قادری را کی شناسد با نظر ہیچ از کری شناسد ہیچ دیدہ
مجھے اوس قوم کے احمق سے تعجب آتا ہے کہ کہتا ہے کہ دین

دو دنیا مجھکو دونوں دے بیٹھے تھے جب وہ بکو اس کرتا ہے سے قادری
طریق سے ملتے ہیں جو نفس پر امیر اور ان کے تصرف میں تھی فرماتے ہوتے ہیں
بغیر حضور کے ہدایت ولایت سے اسکا دل غنی ہو جاتا ہے - اور بادشاہ و حضور حق
حضرت میں رہتا ہے قادریوں کے واسطے اسکے مراتب کون بھلا اپنی شہادت کیا
جانے - فقرا کو سات نظر تصرف کرسکتے ہیں - جیسا کہ فقیر قادری جیلانی محمد الٰہی قرب سے
عنایت ولایت پاکر ایسا ناظر ہو جاتا ہے کہ ایک نظر سے ملک سلیمانی تک
پہنچا دیتا ہے اول نظر کہ مردہ دلوں کو مس کی طرح کندن بنا دے - دوسری
نظر کہ کافر کو دیکھے اسی وقت مسلمان بنا دے - اور وہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ - تیسری نظر اگر عالم کی طرف دیکھے تو
تمام علم اوس کا بھلا دے کہ پھر تمام عمر پھر اسکو یاد آوے اور
باطنی علم سے ایسا مشتاق اور روشندل بنا دے کہ چہ داں علم
ناخنوں کی پشت پر لکھ سکے - چوتھی نظر اگر جاہل کی طرف دیکھے تو ایسا
کشف کھل جائے کہ زمانہ کے عالموں پر غالب ہو جاوے - اگر منافق کو دیکھے
تو وہ نفاق کو چھوڑ کر دیوانہ وار نفس کے جذبات معدوم ہو جاویں -
اور اگر مفلس کی طرف دیکھے تو وہ غنی - اگر قہر کی نظر غنی پر ڈالے
تو فقیر برہنہ تن ہو جاوے - اگر وہم پر نظر ڈالے تو اہل مذکور ہو جاوے اگر
اہل مذکور کو دیکھے تو اہل حضور ایسے ناظر مرشد کامل کے ہاتھ میں
تمام کلید ہوتی ہیں - جو تصور اسم ذاتی اللہ سے ور جاتا ہے -
ایسے مراتب بھلا کیا جانے اہل تقلید کہ اہل باطن طالبوں کو تعلیم و
تلقین سے یکبارگی کشفی یا اللہ حسبنا اللہ قرب حضور اللہ تک پہونچا
دیتا ہے - اور مشاہدہ ربوبیت میں غرق ہو کر تلقینی سبق دل سے

پڑھتے ہیں۔ حسبی اللہ مازاغ البصر وما تطغیٰ۔
ناظران را نظر بر وحدت الہ بر مرہم از دو جہش بر آید آہ آہ
یہہ حاضر ناظری لگاہ۔ آنکا حضوری راہ خدا الی حفظ و امان اور غنایت
وہدایت کے مراتب سہروردی قادری کو جو اسرار الحق ہے حاصل
ہوتے ہیں۔ اگر دو سرا دعویٰ ہوگا۔ کاذب ہے۔ اسلئے کہ سہروردی
قادری کے طالب مرید حضرت رابعہ بصری اور سلطان بایزید سے
اعلیٰ اور اصل ہوتے ہیں۔ کہ اجسامھم فی الدنیا و
قلوبھم فی الاخرۃ فی الصلوٰۃ دائمون ویصلون فی
قلوبھم کہ وہ ظاہری تو دنیا میں ہیں۔ لیکن دل اون کے آخرت
میں۔ وہ ہمیشہ نماز میں ہیں۔ وہ قلبی نماز پڑھتے ہیں۔ اونکے ایسے
مراتب کہ غوث وقطب حیرت اور پریشانی میں ہیں کیونکہ وہ فقیر توکل توحید
سے موصوف ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون
اور انکی ایک صفت کریم اور خلق عظیم کی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خدائی
خلقوں کے ساتھ متخلق ہوتے ہیں۔ اور چہار یار کبار کی
صفتوں میں سے بھی قلبی طور پر حصہ لینے والے ہوتے ہیں چنانچہ
صدق حضرت صدیق رض محاسبہ نفس عدل حضرت عمر رض
حضرت عثمان رض علم وجود حضرت علی رض اور چار ملکی صفات
دل میں ہوتے ہیں۔ کہ امت وعظمت اور جذب جلالیت تقرب
سے اللہ نور یعنے جمال مثل عزرائیل ع پیغام رحمان مثل قرآن
حدیث زبان فقیر جبرئیل ع اور باران رحمت ابادانی جمعیت
اور دور کرتا حوادثات دپریشانی مثل میکائیل علیہ السلام اور

اور صحرا آپ کہ تمام جہان کو ویران کرے مثل میکائیل علیہ السلام
پس جو فقیر ان دین تمسلمتوں کا متعلق نہ ہو وہ فقیر نہیں ہو سکتا۔ وہ
سے مقام دیگر اوس تک اگر انس پہنچتے ہیں۔

باھو فقیر نشد طلب فقر نشد قریب فقر نشد قریب نشد لعیب فقر شد ہوا از حبیب
فقر گنج از رنج کنجے شمار فقر با اعتبار صدق و اعتبار۔ فقر نعمت
راز وحدت نور حق۔ در جہاں فقر شد بہ دشمنہ خلق۔ فقر را عاجز ہم بنیں
تعلش حقیر نظر فقر نشد کیمیا روشن ضمیر۔ باھو فقر نفس را رسوا
کند ہر از گدا ہم مالک الملکی فقر تہدی خدا۔ واللہ غالب علی امرہ
فقر کے حروف کی مفصل شرح پہلے ہو چکی ہے۔ پہلے کامل مرشد
طالب کو تین مراتب عطا کرتا ہے۔ اول استقامت جو بہتر ہے کرامت
سے۔ دوسرا خدائی شوق میں مبتلا اور روح کو فرحت تیسرا بیگانہ
بخدا و بیگانہ از خلق بلکہ دنیا اور اہل دنیا سے اوس کو مردار سے
بو آتی ہے۔ جس کا مفصل بیان آگے کر آئے ہیں۔ اور سی حرفی
حاضرات اور ان کی کلید اور اون کی تصور کی گفتگو سب پہلے
ہو چکی ہے۔ اب تو نوانہ نام باریتعالی کے ذکر کئے جاتے ہیں۔

بیان ذکر اسماء الحسنیٰ

اللہ عز اسمہ کے ننانوے اسموں کے لئے نو کلید ہیں۔ ہر ایک
کلید سے اسماء الحسنیٰ کے حاضرات کا راہ کھلتا ہے۔ اور ہر ایک
اسم سے دارینی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک دائرہ
میں وسیع ہدایت و ولایت کے خزانے خدا کی عاصل ہوتے

ہیں۔ جس کسی نے اس ہر ایک دائرہ سے اسم ذات اور اسم
صفات کو پایا۔ معلوم ہوا کہ وہ باطنی ظاہری علم سے بالکل
بے بہرہ ہے۔ اور تمام بے شعور فقرا کی ہلاکت اس میں
ہے کہ فاقہ فقر عاجزی سوال محتاجی اور وبال جان پر
اٹھانا اور باطنی علم سے بالکل بے خبر ہونا۔ اور توحید اور
معرفت الہی سے بغیر وصال کے تک یہہ سب کچھ عطا شدہ
بغیر مرشد کامل کی ہوتی ہے۔ جو عارف باللہ اسم با مسمی ہو
پس جو کلید حاضرات معرفت توجہ اور اہل توحید کی جانتا
ہو۔ وہ مرشد کامل ہے ورنہ ناقص۔ اور صاحب تقلید۔

پس اب دائرہ اسماء الحسنی معہ تصور تصرف تحریر ہوتا ہے

فقد تبرکو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھو اللہ الذی لا الہ الا
ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمن الرحیم۔

تصور ا حاضرات اسم بسم	تصور ب حاضرات اسم بسم	تصور ت حاضرات اسم بسم	تصور ث حاضرات اسم بسم	تصور ج حاضرات اسم بسم	تصور ح حاضرات اسم بسم
تصور خ حاضرات اسم بسم	تصور د حاضرات اسم بسم	تصور ذ حاضرات اسم بسم	تصور ر حاضرات اسم بسم	تصور ز حاضرات اسم بسم	تصور س حاضرات اسم بسم
تصور ش حاضرات اسم بسم	تصور ص حاضرات اسم بسم	تصور ض حاضرات اسم بسم	تصور ط حاضرات اسم بسم	تصور ظ حاضرات اسم بسم	تصور ع حاضرات اسم بسم
تصور غ حاضرات اسم بسم	تصور ف حاضرات اسم بسم	تصور ق حاضرات اسم بسم	تصور ک حاضرات اسم بسم	تصور ل حاضرات اسم بسم	تصور م حاضرات اسم بسم
تصور ن حاضرات اسم بسم	تصور و حاضرات اسم بسم	تصور ھ حاضرات اسم بسم	تصور لا حاضرات اسم بسم	تصور ء حاضرات اسم بسم	تصور ی حاضرات اسم بسم